بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

اہلحدیث

لاہور

مسلک اہلحدیث کا داعی

جلد: 45

۱۹ تا ۲۵ رمضان ۱۴۳۵ھ 18 تا 24 جولائی 2014ء

شمارہ: 29

رمضان المبارک

تعاون، ہمدردی و غمخواری کا مہینہ!

احکام و مسائل و پنہاں حکمتیں!

زکوٰۃ

کاروانِ علم و ادب کہاں راہی؟

حرمین شریفین میں 20 تراویح کا مسئلہ؟

قرآن و سنت کی روشنی میں

- اعتکاف کا آغاز.....؟؟
- عورتوں کا اعتکاف.....؟؟
- آخری عشرہ میں دروس و تقاریر کا اہتمام؟؟

درس قرآن

پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

رمضان.....شہر القرآن

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيْضاً أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○﴾ (البقرۃ:۱۸۵)

''ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں۔ تم میں سے جو شخص اس ماہ کو پائے اسے روزے رکھنا چاہئیں۔ ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے ساتھ آسانی کرے، سختی نہیں، وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے رحمت، بخشش اور عطا کے بہت سارے مواقع رکھے ہیں، وہ بندہ خوش نصیب ہے جو ایسے موقعوں سے فائدہ اٹھا لیتا ہے، ان عظیم مواقع میں سے ایک موقع ماہ رمضان کی صورت میں ہے جس کی فضیلت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ قرآن مجید کا نزول اس مہینہ میں ہوا اور جس رات میں اتارا گیا وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو ایک طرف تو سارے انسانوں کے لئے چیلنج ہے کہ جو اس کے رسول ﷺ کو نہیں مانتے ہیں وہ اس جیسا کلام پیش کریں، لیکن ساری دنیا اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہے کیونکہ جس طرح اللہ کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا، اسی طرح اللہ کی صفات کا بھی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا اور قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور اللہ کا کلام اللہ کی صفت ہے۔

دوسری طرف یہی قرآن لوگوں کے لئے ذریعہ ہدایت ہے جو بھی مخلص ہو کر اس سے ہدایت کو تلاش کرتا ہے اسے ہدایت مل جاتی ہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال وہ خوش نصیب ہیں جو باطل مذاہب کو چھوڑ کر دین حق اسلام کو قبول کرتے ہیں ان کی اکثریت قرآن مجید سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرنے والوں کی ہے۔ جس طرح قرآن مجید اور رمضان المبارک کا آپس میں گہرا تعلق ہے، اسی طرح ایک روزے دار کو بھی خاص طور پر اس ماہ مقدس میں قرآن مجید سے خاص تعلق قائم کرنا چاہیے۔

درس حدیث

پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

اعتکاف

عن عائشة رضی الله عنها ان النبی ﷺ ((کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتیٰ توفاه الله ثم اعتکف ازواجه من بعده)) (متفق علیه)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فوت کر لیا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپؐ کی بیویاں اعتکاف بیٹھا کرتی تھیں۔'' (بخاری، مسلم)

اعتکاف نفلی عبادت ہے مگر رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی کے آخری رمضان تک ہر سال دس دن اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور جس سال اس دنیا سے رحلت فرماتے ہیں اس سال آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔ اس نفلی عبادت کا ثواب بہت زیادہ ہے اس لئے کہ انسان اپنے سارے کام اور ساری مصروفیات کو چھوڑ کر اللہ کے گھر میں اللہ سے راز و نیاز کرنے کے لئے گوشۂ تنہائی کو اختیار کر لیتا ہے جس کا ثواب ایک حج اور عمرے کے برابر ملتا ہے۔ اعتکاف کی حالت میں کسی ضروری حاجت کے علاوہ مسجد سے باہر جانے کی اجازت نہیں، زیادہ وقت اپنی اعتکاف کی جگہ پر گذارے۔ اعتکاف کی نیت کرنے والا اکیسویں رات کو مسجد میں آ جائے رات مسجد میں گذار کر نماز فجر کے بعد اپنے خیمے میں آ جائے۔ دنیاوی باتوں سے بچے۔ اعتکاف کرنے والا اگر صفائی کی غرض سے غسل کرنا چاہے تو کر سکتا ہے مگر ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے بار بار غسل کرنے سے گریز کرے، رسول اکرم ﷺ اپنی زندگی میں ہر سال اعتکاف بیٹھتے تھے۔ آپ ﷺ کے بعد امہات المومنین اعتکاف کرتی رہیں۔ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات آپ ﷺ کی زندگی میں بھی اعتکاف کرتی تھیں مگر آپ ﷺ کی وفات کے بعد وہ باقاعدہ اعتکاف کرتی تھیں، اس سے معلوم ہوا، اگر عورتیں بھی اعتکاف کرنا چاہیں تو انہیں اجازت ہے۔ اعتکاف کے لئے روزہ اور مسجد شرط ہے۔ یعنی روزے کی حالت میں مسجد میں اعتکاف کیا جائے، عورتیں بھی مسجد میں اعتکاف بیٹھیں عورتوں کو گھروں میں اعتکاف بیٹھنے کی اجازت نہیں، اس لئے کہ امہات المومنین مسجد میں اعتکاف کیا کرتی تھیں۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر

جب یہ شمارہ قارئین کرام تک پہنچے گا، رمضان المبارک کے ایام حسنات و برکات نصف سے زائد گزر چکے ہونگے۔ آپ جانتے ہیں کہ اس ماہ مبارک کے روزے رکھنا اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے۔ اس کے فضائل و مناقب سے انسان پوری طرح آگاہ نہیں ہے۔ اسی لئے رسول پاک ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ اگر بندوں کو رمضان المبارک کے فوائد و منافع کا علم ہو جائے تو میری امت یہ تمنا کرے کہ سارا سال ہی رمضان المبارک رہے۔ قرآن پاک کا نزول اسی ماہِ مبارک میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ نازل کردہ کتاب مبین تمام انسانوں کی بھلائی اور ہدایت و رہنمائی کے لئے بنیادی کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ جیسا کہ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ فرماتے ہیں کہ اس کتاب میں ان حقائق و شواہد کا علم دیا گیا ہے جس سے اس کائنات کا آغاز ہوا۔ اس میں ان حقیقتوں کی وضاحت کی گئی ہے جو انسان کے بس میں نہیں ہیں۔ مثلاً کائنات کی تخلیق سے قبل مخلوقات کی نوعی کیفیت کیا تھی؟ یا انسان کے مرنے کے بعد اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا؟ ان تمام اصولی اور بنیادی باتوں کا علم اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے ذریعے اپنے بندوں کو عطا کیا ہے۔ اتنی عظیم الشان کتاب جس نے بنی نوع انسان کو حقیقت اور صداقت کا علم عطا کیا۔ دراصل آنحضرت ﷺ کے لئے باعث شرف تھی پھر آپ ﷺ کے ذریعہ امت مسلمہ کے لئے بھی باعثِ صد افتخار ہے۔ قرآن مجید دراصل ایک عظیم نعمت خداوندی ہے اور اس نعمت عظمیٰ کے بارے میں تم سے ضرور سوال کیا جائے گا کہ اے لوگو! تمہیں یہ عظیم الشان کتاب دی گئی، اس کتاب کے شرف سے سرفراز کیا گیا، تم نے اس کتاب کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

قرآن کریم صرف کتاب ہدایت ہی نہیں بلکہ رسول کریم ﷺ کا بہت بڑا معجزہ ہے۔ دیگر انبیائے کرام کو بھی معجزے عطا کئے گئے وہ معجزے وقتی تھے اور ان انبیائے کرام کے ساتھ ہی ان کے معجزے بھی ختم ہو گئے لیکن آنحضرت ﷺ کا یہ معجزہ ایسا معجزہ ہے جو قیامت تک جاری رہے گا۔ یہ کتاب عظیم ایسا معجزہ ہے جو اپنے الفاظ میں بھی معجزہ ہے اور معانی میں بھی معجزہ ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کو یہ چیلنج دے رکھا ہے کہ اگر تمہیں اس چیز کے بارے میں شک ہے جسے ہم نے اپنے بندے پر نازل فرمائی ہے تو تم اس کی مثل ایک ہی سورت لے آؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا اپنی تمام حاضر و ناظر ہستیوں کو بھی مدد کے لئے طلب کر لو اگر تم سچے ہو۔ پس تم ایسا نہ کر سکو گے اور تم ہرگز نہ کر سکو گے، تم اس آگ سے بچنے کا انتظام کر لو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔'' یہ چیلنج آج بھی موجود ہے مگر پوری دنیا اس کا جواب دینے سے عاجز اور قاصر رہے گی۔ قرآن کریم کی شانِ اعجاز ایسی ہی ہے جیسے پوری کائنات کی ہے۔ یہ قرآن کریم ہی کا معجزہ ہے کہ آج بھی یہ کتاب اپنے لفظ و معنی کے ساتھ زندہ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے خود اس کتاب کی حفاظت کی اور اس کے لئے ضروری اہتمام کیا۔ جناب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس کتاب کو جمع کیا اور حضرت عثمان غنیؓ کے عہدِ درخشاں میں اس کتاب کو حرفِ قریش کے مطابق جمع کیا گیا اور اسی پر اس کا اجرأ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر: ۹) یعنی اس کتاب کو ہم نازل کرنے والے ہیں اور اس کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے الفاظ کی بھی حفاظت کی اور معانی کی بھی۔ امت مسلمہ میں بے شمار اہل ایمان موجود ہیں جو آج بھی اس کتاب کو پورے ذوق وشوق کے ساتھ حفظ کرتے ہیں اور مختلف انداز سے قرأت کرتے ہیں۔ یہ بھی قرآن کریم کا معجزہ ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی یہی کتاب ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اسی کتاب ہدایت کی روشنی میں اپنے ماننے والوں کی تربیت و راہنمائی فرمائی۔ آپ نے ایسے رجال کبار تیار کئے جو پوری انسانیت کے لئے روشن ستارے ثابت ہوئے۔ اسی کتاب کے نظام تعلیم کو آپ نے جاری و ساری کیا جس کے نتیجہ میں ایسے گرانمایہ افراد پیدا کئے جن پر ساری انسانیت فخر کر سکتی ہے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ قرآن حکیم ہی کی عظیم نعمت تھی جس کے نتیجہ میں اسلام دنیا میں جاری و ساری ہوا اور اس کی دعوت دنیا کے اطراف و اکناف میں پھیل گئی۔ قرآن کریم کی اساسی دعوت دراصل توحید کا پیغام ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہی خالق، وہی رازق، وہی حاکم مطلق اور تمام عظمتوں اور خوبیوں

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن و حدیث	1
اداریہ	2
احکام و مسائل	4
زکوٰۃ.....احکام و مسائل (خطبہ حرم)	6
استقبال رمضان (نظم)	9
ماہِ رمضان المبارک	10
کاروانِ علم و ادب	14
مصرف زکوٰۃ فی سبیل اللہ	17
رمضان المبارک کے سنہرے واقعات	20
محاسبے کا وقت آ پہنچا	21
اخبار الجماعۃ	22

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اھل حدیث''
چوک اھل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 500/- روپے
ششماہی ..... 300/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 535/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے
فی پرچہ ..... 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

کا مالک ومختار ہے۔ قرآن مجید نے ہر قسم کے شرک کی نفی کر دی ہے۔ تمام انبیائے کرام کی بنیادی دعوت یہی تھی کہ اے لوگو! صدق دل کے ساتھ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

اس حقیقت کا اظہار بھی ضروری ہے کہ قرآن مجید زندگی کا مکمل دستور العمل ہے جب تک مسلمانوں کی زندگی اس کے زریں اصولوں کے سانچے میں ڈھلی رہی وہ دنیا بھر کے جمال و جلال کے مجسم نمونے بنے رہے اور جہاں گئے فتح و کامرانی ان کے قدم چومتی رہی۔ اس کی تعلیم نے مٹھی بھر انسانوں میں وہ روح پیدا کی کہ وہ ہزاروں پر بھاری ثابت ہوئے۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں نے آہستہ آہستہ قرآن کی تعلیمات کو بھلا دیا اور غیر اقوام کے جدید نظریات کے گرویدہ ہو کر رہ گئے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے بھی مسلمانوں سے شوکت وحشمت کی ساری قدریں چھین لیں اور ان کی یہ حالت اس لئے ہوئی ۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

آخر میں یہ بھی یاد رہے کہ ماہ رمضان المبارک ترک دنیا کا درس نہیں دیتا بلکہ دنیا میں کھو جانے سے روکتا ہے اور اس امر پر زور دیتا ہے کہ تمام امور حیات میں اللہ تعالیٰ کی رضا پیش نظر رہنی چاہیے۔ اگر آپ ایک ماہ پوری احتیاط کے ساتھ گزار لیں تو یقین رکھیئے کہ رمضان کے بعد بھی آپ کی زندگی استحصالی قوتوں سے محفوظ رہے گی اور حق تعالیٰ سے قرب کے حصول کا جذبہ پروان چڑھتا رہے گا اور قلب و نگاہ میں پاکیزگی پیدا ہوتی رہے گی۔

قرآن کی فریاد

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں

جزدان حریر و ریشم کے اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے خوشبو میں بسایا جاتا ہوں

جس طرح طوطا مینا کو کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں اس طرح سکھایا جاتا ہوں

جب قول و قسم لینے کے لئے تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے ہاتھوں میں اُٹھایا جاتا ہوں

دل سوز سے خالی رہتے ہیں آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو اک اک جلسے میں پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں

نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے سچائی سے بڑھ کر دھوکا ہے
اک بار ہنسایا جاتا ہوں سو بار رلایا جاتا ہوں

یہ مجھ سے عقیدت کے دعوے قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں ایسے بھی ستایا جاتا ہوں

کس بزم میں مجھ کو بار نہیں کس عرس میں میری دھوم نہیں
پھر بھی اکیلا رہتا ہوں مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

ماہر القادری مرحوم

معزز قارئین کرام!

پیغام ٹی وی کی فریکوئنسی تبدیل ہو چکی ہے۔۔۔!! نئی فریکوئنسی نوٹ فرما لیجئے۔

Satellite:AsiaSat 3S 105.5 °E

Frequency:4082

Symbol Rate:3185

Horizontal:Polarity

پیغام ٹی وی کی نشریات کے سلسلے میں
کسی بھی قسم کی تکنیکی اور فنی معلومات کے حصول کے لیے
براہِ راست ڈائل کیجئے

+92-321-9445731 +92-321-7165256

+92 342-6000460, +92 313 6768774

احکام و مسائل

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

رمضان کے آخری عشرہ میں تقاریر کا اہتمام

سوال ہمارے ہاں اکثر یہ ہوتا ہے کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ ہوتا ہے تو شب بیداری کے نام پر تقاریر کا اہتمام کیا جاتا ہے، مختلف علماء اہل مسجد کو بیدار رکھنے کیلئے گرم جوشی سے بیان جاری رکھتے ہیں پھر ان راتوں میں کھانے اور چائے وغیرہ کا بھی خصوصی اہتمام ہوتا ہے، اس کی شرعی حیثیت کتاب وسنت کی روشنی میں واضح فرمائیں؟؟

جواب ہمارے لئے ہر قسم کی عبادات میں رسول اللہ ﷺ ہی بہترین نمونہ ہیں۔ اپنی طرف سے کسی قسم کی ایجاد گمراہی کا پیش خیمہ ہوسکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا رمضان المبارک کا آخری عشرہ کس طرح گزرتا تھا، اس کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ آخری عشرہ میں اتنی محنت اور مشقت اٹھاتے جتنی دوسرے دنوں میں نہیں اٹھاتے تھے۔ (صحیح مسلم، الاعتکاف: ۱۱۷۴) اس محنت کی تفصیل ایک دوسری حدیث میں بیان ہوئی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان فرماتی ہیں: ''جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ ﷺ عبادت کیلئے کمربستہ ہو جاتے، ساری رات عبادت میں گزارتے اور اپنے اہل خانہ کو بھی بیدار رکھتے تھے۔'' (بخاری، لیلۃ القدر: ۲۰۲۴)

اس میں کوئی شک نہیں کہ دل میں پاکیزگی اور بالیدگی اس وقت بیدار ہوسکتی ہے جب انسان کا دل مخلوق سے بے پروا ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہو۔ کثرت سے کھانے پینے، گفتگو کرنے اور سونے سے دل منتشر اور غافل ہو جاتا ہے، ماہ مبارک میں ان تمام چیزوں پر کنٹرول ہوتا ہے جو قرب الٰہی میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہیں۔ اس مہینہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں انسان کا دل اللہ کی طرف مائل ہوتا ہے اور اس ذات اقدس کے قرب کو محسوس کرتا ہے۔ ویسے تو سارا مہینہ ہی اللہ کی طرف سے خیرات و برکات اور انوار و تجلیات اپنے جلو میں لے کر آتا ہے لیکن اس کا آخری عشرہ خاص فیوض و برکات کا حامل ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس آخری عشرہ میں عبادت کیلئے خصوصی اہتمام فرماتے تھے جیسا کہ احادیث بالا میں مذکور ہے اور یہ سب کچھ اجتماعی طور پر نہیں بلکہ انفرادی طور پر ہوتا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے ہاں اسے اجتماعیت کا رنگ دے دیا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہم طاق راتوں میں تقاریر اور دروس کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور باہر سے علماء کرام کو دعوت دیتے ہیں بلکہ سارا عشرہ ہی بہترین ماکولات اور مشروبات کے دور کیلئے مخصوص کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ میں ان چیزوں کا دور دور تک کوئی نشان نہیں ملتا۔ ہمیں اس آخری عشرہ کے قیمتی دنوں اور سنہری راتوں کو سو کر یا کھانے پینے یا تقاریر سننے میں ضائع نہیں کرنا چاہیے بلکہ انفرادی عبادت کا اہتمام کرنا چاہیے۔ حدیث میں ہے کہ جب رمضان ختم ہونے میں چند دن باقی رہ جاتے تو گھر میں ہر اس فرد کو نیند سے اٹھا دیتے جو قیام کی طاقت رکھتا تھا۔ (قیام اللیل ص ۱۷۹)

ہمیں اس حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے گھر میں موجود تمام افراد کو اٹھانے کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ وہ اللہ کی عبادت میں مصروف ہوں۔ کھانے پینے اور تقاریر کا اہتمام کرنے کی چنداں ضرورت نہیں، ایسے کاموں کیلئے اور بہت مواقع ہیں، ان میں اس کا اہتمام کرلیا جائے۔ (واللہ اعلم)

عورتوں کا اعتکاف

سوال آج کل فتنوں کا دور ہے، کیا ایسے حالات میں یہ بہتر نہیں کہ عورت' مسجد میں اعتکاف کرنے کے بجائے اپنے گھر میں اعتکاف بیٹھ جائے، قرآن وحدیث کی روشنی میں، اس مسئلہ کی وضاحت کردیں؟؟

جواب عورتوں کیلئے اعتکاف کرنے کا جواز مطلق نہیں بلکہ اپنے خاوند یا دوسرے سرپرست کی اجازت پر موقوف ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ حالات سازگار ہوں، جائے اعتکاف پرامن اور وہاں کسی قسم کے فتنے فساد کا اندیشہ نہ ہو نیز وہاں دیگر غیر محارم سے خلوت کا اندیشہ بھی نہ ہو۔ امام بخاریؒ نے ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے:

''عورتوں کا اعتکاف کرنا۔'' (صحیح بخاری' الاعتکاف باب نمبر ۹)

پھر آپ نے اس مسئلہ کو ثابت کرنے کیلئے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کیلئے مسجد میں خیمہ لگانے کا اہتمام کرتی تھیں، ایک دفعہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسجد میں خیمہ لگانے کی اجازت مانگی تو انہوں نے اجازت دے دی، اس کے بعد حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بھی وہاں خیمہ لگالیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں کئی خیمے دیکھے، آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ آپ کو جب صورت حال سے آگاہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم اس طرح نیکی حاصل کرنا چاہتی ہو، پھر آپ نے ان تمام خیموں کو اکھاڑ دینے کا حکم

دیا اور آپ نے ماہ شوال میں اعتکاف کیا۔ (بخاری، الاعتکاف: ۲۰۳۳) امام بخاریؒ نے اس حدیث میں دو مسئلے ثابت کیے ہیں:

① عورتوں کا اعتکاف بیٹھنا جائز ہے اور یہ مسئلہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔

② عورتوں کیلئے اعتکاف بھی مسجد میں ہونا چاہیے، اس کیلئے گھر کا انتخاب صحیح نہیں کیونکہ اگر گھر میں اعتکاف صحیح ہوتا تو آپ اپنی ازواج مطہرات کو گھروں میں اعتکاف کرنے کا حکم دے دیتے لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس رمضان میں اعتکاف کا پروگرام ہی ختم کر دیا۔ ہمارے رجحان کے مطابق عورتوں کیلئے اعتکاف کی درج ذیل شرائط ہیں:

① اس کا اہتمام مسجد میں ہونا چاہیے بشرطیکہ حالات سازگار ہوں۔ ② عورتوں کیلئے مردوں سے بایں طور پر الگ انتظام ہو کہ مردوں کے ساتھ اختلاط کا قطعاً کوئی امکان نہ ہو، کیونکہ اختلاط مرد و زن کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے پسند نہیں فرمایا۔

③ خاوند یا سرپرست سے اعتکاف بیٹھنے کی اجازت حاصل کی جائے، بلا اجازت اعتکاف کرنے سے ثواب کے بجائے گناہ کا اندیشہ ہے۔

④ اعتکاف کی حالت میں مخصوص ایام کے آنے کا بھی اندیشہ نہ ہو، ہر عورت کو اپنی عادت کا علم ہوتا ہے، اسے اس بات کا بطور خاص خیال رکھنا ہوگا۔

⑤ کسی قسم کے فتنہ و فساد کا اندیشہ نہ ہو بصورت دیگر وہ اپنے گھر میں عبادت کرنے کا اہتمام کر لے، لیکن گھر میں عبادت کرنے کو شرعی اعتکاف کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔

⑥ خورد و نوش اور دیگر لوازمات زندگی کا وہاں باقاعدہ انتظام ہوتا کہ ان کیلئے باہر جانے کی ضرورت نہ پڑے کیونکہ باہر جانے سے فتنے کا اندیشہ ہے۔

⑦ جو عورتیں اعتکاف کرنا چاہیں انہیں تفریح کے سامان سے اجتناب کرنا ہوگا، اسی طرح انہیں اپنے ہمراہ موبائل وغیرہ رکھنا، اعتکاف کے منافی ہے۔

بہرحال قرآن و حدیث کی رو سے اعتکاف ایک ایسی عبادت ہے جو صرف مسجد میں ادا ہو سکتی ہے، اس میں مرد و زن کی کوئی تفریق نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ نے استحاضہ کے عارضہ کے باوجود آپ کے ہمراہ مسجد میں ہی اعتکاف کیا تھا۔ (صحیح بخاری، الحیض: ۳۱۰)

اس لئے خواتین اگر اعتکاف کرنا چاہتی ہیں تو درج بالا شرائط کے مطابق مسجد میں ہی اس کا اہتمام کرنا ہوگا، اس کیلئے گھر کا انتخاب درست نہیں۔ (واللہ اعلم)

اعتکاف کا آغاز

سوال اعتکاف کا آغاز کب کرنا چاہیے اور بحالت اعتکاف کون کونسے کام کیے جا سکتے ہیں، بعض لوگ اعتکاف کی حالت میں غسل نہیں کرتے کہ ایسا کرنا ان کے ہاں اعتکاف کے منافی ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟؟

جواب اعتکاف کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا عمل یہ ہے کہ آپ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے تھے۔ (بخاری، فضائل القرآن: ۴۹۹۹)

اس سلسلہ میں دوسری حدیث یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو نماز فجر ادا کر کے اپنی اعتکاف گاہ میں داخل ہو جاتے۔ (ترمذی، الصوم: ۷۹۱)

آخری عشرے کا آغاز بیس رمضان کی شام کو ہو جاتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اعتکاف کا آغاز بیس رمضان کی شام کے بعد ہونا چاہیے پھر رات بھر مسجد میں مصروف عبادت رہے اور اگلے روز صبح کی نماز پڑھ کر اپنی اعتکاف گاہ میں داخل ہو، اکثر آئمہ حدیث نے اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔ دوران اعتکاف مسجد میں رہتے ہوئے غسل کیا جا سکتا ہے اور سر میں تیل بھی لگایا جا سکتا ہے بلکہ خوشبو کا استعمال بھی جائز ہے۔ ایک حدیث میں ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''معتکف کیلئے سنت یہ ہے کہ وہ کسی بیمار کی تیمارداری نہ کرے اور نہ جنازے میں شریک ہو، نہ عورت کو چھوئے اور نہ ہی اس کے ساتھ مباشرت کرے اور کسی ضروری حاجت کے علاوہ جائے اعتکاف سے نہ نکلے۔'' (ابوداؤد، الصیام: ۲۴۷۳) مسجد سے نکلنے کی حسب ذیل تین اقسام ہیں:

① کسی ایسے امر کیلئے باہر نکلنا جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو مثلاً کھانے پینے کے لیے نکلنا جبکہ گھر سے کوئی کھانا لانے والا نہ ہو، اسی طرح بول و براز اور وضو و غسل کیلئے مسجد سے نکلنا ایسا کرنا جائز ہے۔

② کسی ایسے نیک کام کیلئے مسجد سے نکلنا جو معتکف کیلئے واجب نہ ہو مثلاً بیمار کی تیمارداری یا نماز جنازہ کی ادائیگی کیلئے مسجد سے نکلنا ایسا کرنا جائز نہیں جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث میں ہے۔

③ کسی ایسے کام کیلئے مسجد سے نکلنا جو اعتکاف کے منافی ہو مثلاً بلاوجہ گھر جانے کیلئے، خرید و فروخت کرنے کیلئے، وظیفہ زوجیت ادا کرنے کیلئے نکلنا، کسی صورت میں جائز نہیں۔

ان کاموں سے اعتکاف باطل ہو جاتا ہے، بہرحال معتکف کو چاہیے کہ وہ آرام و سکون کے ساتھ عبادت میں مصروف رہے، اس میں شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اعتکاف میں سادگی کو برقرار رکھا، اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ جہلاء جنہیں سستی شہرت اور محض نمائش و پارسائی مقصود ہوتی ہے وہ اعتکاف بیٹھنے کیلئے دس آدمیوں کی جگہ گھیر لیتے ہیں اور عجیب و غریب حرکات کے ذریعے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مرکوز کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں، مثلاً وہ گھونگٹ نکال کر باہر نکلنے میں اور اپنے کسی کام کیلئے پرچی سسٹم اختیار کرتے ہیں یا دوران اعتکاف اپنی صفائی کا خیال نہیں رکھتے اور اس کیلئے غسل نظافت سے بھی اجتناب کرتے ہیں، ان کاموں کی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں۔ (واللہ والمستعان)

زکوٰۃ۔۔احکام اور حکمتیں

امام مسجد نبوی
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر علی الحذیفی حفظہ اللہ

مترجم ــــ جناب حافظ محمد سرور ــــ نظر ثانی ــــ جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد، اے پیروانِ اسلام!

یاد رکھیں کہ دین حنیف کی تمام تر تعلیمات کی بنیاد تین امور پر ہے: اپنی ذات کی بھلائی مخلوق کی بھلائی اور مخلوق کو تکلیف اور ایذاء پہنچانے سے باز رہنا۔

اپنی ذات کی بھلائی کے لیے مختلف عبادتیں ہیں جبکہ مخلوق کے ساتھ بھلائی کے لیے بھی نیکی کی کئی صورتیں مقرر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾

(البقرۃ:۱۹۵)

''احسان کا طریقہ اختیار کرو کہ اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے۔''

اسی طرح فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾ (البقرۃ:۱۹۰)

''زیادتی نہ کرو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

جبکہ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ (النحل:۹۰)

''اللہ عدل، احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق لو۔''

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے وصف میں فرمایا کہ وہ اپنی ذات اور مخلوق کے ساتھ نیکی کرتے ہیں اور لوگوں کو تکلیف اور ایذاء پہنچانے سے باز رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ (التوبۃ:۷۱)

''مومن مرد اور مومن عورتیں، یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی، یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے۔''

اور فرمایا:

﴿وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا﴾

(الفرقان:۶۳)

''اور جاہل ان کے منہ کو آئیں تو کہہ دیتے ہیں کہ تم کو سلام۔''

اے بندگانِ الٰہی! زکوٰۃ اللہ کی بندگی کی ایک صورت ہے جسے اللہ نے مسلمان پر اس کے مال میں فرض ٹھہرایا ہے ان آٹھ قسم کے لوگوں کے لیے جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں، اس میں امیر کا غریب پر کوئی احسان نہیں۔ اسے اللہ نے مسلمانوں کی اجتماعی کفالت کے لیے اور فقراء و مساکین کی حاجت برآری کے لیے فرض کیا ہے، اس میں مخلوق کی بھلائی بھی ہے اور زکوٰۃ ادا کرنے والے کے لیے ثواب بھی۔ یہ بے پناہ فوائد اور عظیم مقاصد والی عبادت ہے۔ چنانچہ ان فوائد اور مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے دلوں سے خود غرضی، بخل کی بیماریاں اور دیگر برائیاں ختم ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم﴾

(التوبۃ:۱۰۳)

''اے نبی ﷺ! تم ان کے اموال میں سے صدقہ لے کر انہیں پاک کرو اور (نیکی کی راہ میں) انہیں بڑھاؤ۔''

دنیوی اسباب کی کمی بیشی کی وجہ سے دلوں میں حسد کی جو بیماری جنم لیتی ہے، زکوٰۃ کی ادائیگی سے یہ بیماری جڑ سے اکھڑ جاتی ہے۔ حسد ایک نہایت گھناؤنی بیماری ہے جس سے معاشرے میں سرکشی، ظلم و زیادتی اور بغض کی برائیاں پھیلتی ہیں۔ حدیث میں آتا ہے۔

''پہلی قوموں میں حسد اور بغض کی جو بیماری پائی جاتی تھی، بتدریج تمہاری جانب بڑھ رہی ہے۔ اس لیے حسد سے بچو کیونکہ یہ نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

زکوٰۃ کی ادائیگی سے مسلمانوں میں ہمدردی اور محبت کے جذبات پروان چڑھتے ہیں اور اجتماعی کفالت اور امیر اور غریب کی باہمی محبت کا چلن عام ہوتا ہے۔

زکوٰۃ اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اللہ کی کتاب اور پیغمبر ﷺ کی سنت میں اس کا تذکرہ نماز کے ساتھ کیا گیا ہے، چنانچہ نماز کی قبولیت زکوٰۃ سے اور زکوٰۃ کی قبولیت نماز سے مشروط ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فراواں مال عطا کرنے کے بعد زکوٰۃ کی صورت میں تھوڑے سے مال کی ادائیگی فرض ٹھہرائی۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ﴾ (النجم:۴۸)

''اور یہ کہ اُسی نے غنی کیا اور جائداد بخشی۔''

اور فرمایا:

﴿وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ﴾ (النحل:۵۳)

''تم کو جو نعمت بھی حاصل ہے اللہ ہی کی طرف سے ہے۔''

اسی طرح ارشاد فرمایا:

﴿وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُم بِمَا تَعْلَمُونَ ○ أَمَدَّكُم بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ○ وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ﴾

(الشعراء:۱۳۲-۱۳۴)

''ڈرو اُس سے جس نے وہ کچھ تمہیں دیا ہے جو تم جانتے ہو، تمہیں جانور دیے، اولادیں دیں، باغ دیے اور چشمے دیے۔''

جبکہ ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَآتُوهُم مِّن مَّالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ﴾

(النور:۳۳)

''اور ان کو اُس مال میں سے دو جو اللہ نے تمہیں دیا ہے۔''

مال کی نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ زکوٰۃ نکالی جائے۔ زکوٰۃ سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہے۔ زکوٰۃ مال کو آفتوں اور تباہیوں سے بچاتی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ﴾ (سباء:۳۹)

''جو کچھ تم خرچ کر دیتے ہو اُس کی جگہ وہی تم کو اور دیتا ہے۔''

جبکہ حدیث میں آتا ہے کہ ''خشکی یا سمندر میں جو بھی مال تباہی سے دو چار ہو، زکوٰۃ کی عدم ادائیگی ہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو قوم اپنے مال کی زکوٰۃ روک لے، اس کے لیے آسمان سے پانی روک دیا جاتا ہے۔ اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان کے لیے بارش کی قطعاً کوئی صورت نہ ہوتی۔'' (ابن ماجہ)

اگر مالدار اپنے مال کی زکاۃ ادا نہیں کریں گے تو غریب لوگ قیامت کے روز ان سے جھگڑیں گے اور کہیں گے کہ ''اے ہمارے پروردگار! تو نے مال ان لوگوں کے پاس رکھا اور انہوں نے ہمارا حق روک لیا۔'' چنانچہ پھر اللہ انکے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ ادا کرنے والے کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی پر بہت بڑے بدلے کا وعدہ فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ﴾ (المومنون:۴)

''زکوٰۃ کے طریقے پر عامل ہوتے ہیں۔''

اس کے بعد دیگر اعمال کا تذکرہ فرمایا اور آخر میں ان اعمال کا بدلہ یوں بتایا کہ

﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ○ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (المومنون:۱۰-۱۱)

''یہی لوگ وہ وارث ہیں جو میراث میں فردوس پائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

اسی طرح ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ○ آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ ○ كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ○ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ○ وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾ (الزاریات:۱۵-۱۹)

''البتہ متقی لوگ اُس روز باغوں اور چشموں میں ہوں گے جو کچھ اُن کا رب انہیں دے گا اسے خوشی خوشی لے رہے ہوں گے وہ اُس دن کے آنے سے پہلے نیکو کار تھے، راتوں کو کم ہی سوتے تھے، پھر وہی رات کے پچھلے پہروں میں معافی مانگتے تھے اور اُن کے مالوں میں حق تھا سائل اور محروم کے لیے۔''

اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ روکنے والے کو دردناک عذاب کی وعید سنائی اور فرمایا:

﴿قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ○ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ﴾ (فصلت:۶-۷)

''اے نبی ﷺ! اِن سے کہو، میں تو ایک بشر ہوں تم جیسا مجھے وحی کے ذریعہ سے بتایا جاتا ہے کہ تمہارا خدا تو بس ایک ہی خدا ہے، لہٰذا تم سیدھے اُسی کا رخ اختیار کرو اور اس سے معافی چاہو، تباہی ہے اُن مشرکوں کے لیے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے منکر ہیں۔''

اور فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ○ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ﴾ (التوبۃ:۳۴-۳۵)

''اے ایمان لانے والو! اِن اہل کتاب کے اکثر علماء اور درویشوں کا حال یہ ہے کہ وہ لوگوں کے مال باطل طریقوں سے کھاتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ سے روکتے ہیں دردناک سزا کی خوش خبری دو ان کو جو سونے اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ایک دن آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا، لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔''

زکوٰۃ ادا کرنے والا ہر صاحب مال اس وعید سے نکل جاتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی دولت مند زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، قیامت کے دن اس کی دولت کو ایک گنجے اژدہے کی شکل دے دی جائے گی اور پھر وہ اژدہا اس کی باچھوں سے اسے پکڑے گا اور کہے گا کہ ''میں تیرا خزانہ ہوں، میں تیرا مال ہوں۔'' (بخاری و مسلم)

اونٹوں، گائیوں اور بکریوں والا جو بھی شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو ایسے شخص کو قیامت کے دن ان جانوروں کے سامنے اوندھے منہ لٹا دیا جائے گا اور یہ جانور اپنے پاؤں سے اسے روندیں گے جیسا کہ صحیح مسلم میں مذکور ہے۔

سونے اور چاندی میں اور ان کی جگہ پر استعمال ہونے والی کاغذی کرنسی پر بھی زکوٰۃ واجب ہے بشرطیکہ ان میں سے کوئی ایک یا بحیثیت مجموعی یہ دونوں نصاب کی حد کو پہنچ جائیں۔

اونٹوں، بکریوں اور گائیوں کی تعداد جب نصاب کو پہنچ جائے تو ان میں بھی زکوٰۃ واجب ہے، اسی طرح زمینی پیداوار پر بھی زکوٰۃ ہے۔ سامان تجارت میں بھی زکوٰۃ ہے اور اس کا اندازہ سامان کی قیمت سے لگایا جائے گا اور سامان کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیا جائے گا۔ اگر کوئی مقروض ہو تو قرض ادا کرنے کے بعد باقی بچ جانے والے سامان کی زکوٰۃ ادا کرے گا اور اگر قرض ادا نہ کرے تو اپنے سارے سامان کی زکوٰۃ دے گا۔

سونے کا نصاب بیس مثقال ہے جس کا وزن پچاس گرام بنتا ہے جبکہ چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے جس کا وزن پانچ سو پچانوے گرام ہے۔ سونے اور چاندی کے قائم مقام کاغذی نقدی کا بھی یہی معاملہ ہے، سونے اور چاندی کے نصاب کی قیمت کاغذی نقدی کے اعتبار سے بدلتی رہتی ہے۔

ضابطہ یہ ہے کہ سو میں سے اڑھائی حصے زکوٰۃ میں دینا ضروری ہیں۔ چنانچہ جس نے سو میں سے اڑھائی، ہزار میں سے پچیس اور دس لاکھ میں سے پچیس ہزار حصے زکوٰۃ میں دے دیئے تو اس کی ذمہ داری ادا ہو گئی جبکہ

نصاب سے بڑھ جانے والی مقدار کی زکوٰۃ اسی کے حساب سے دی جائے گی۔ نصاب سے زائد حصہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں بلکہ سونے، چاندی میں نصاب سے بڑھ جانے والے حصے کی اسی اعتبار سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ زکوٰۃ کے مسائل سیکھے اور اہل علم سے اس کی تفصیلات معلوم کرے تاکہ اپنے مال پر عائد ہونے والا اللہ کا حق ادا کر سکے۔ جو شخص سال بھر اپنی تحویل میں رہنے والے مال کے ساتھ ساتھ اپنے آئندہ مال کی زکوٰۃ ایک ہی وقت اور ایک ہی مہینے میں مثلاً ماہِ رمضان میں ادا کر دے تو اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہے۔

اے فرزند آدم! یاد رکھ کہ تیرا مال وہی ہے جو تو آگے بھیج دے اور جو مال تو پیچھے رکھ چھوڑے، وہ کسی اور کا ہے۔ اگر تمام مالدار اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے رہیں تو کوئی بھی فقیر اور مانگنے والا نہ رہے۔ زمانۂ ماضی میں ہلاک ہو جانے والی ان اقوام سے عبرت حاصل کرو جن کے لیے اللہ نے ان کے مال ہی کو عذاب بنا دیا تھا، ان لوگوں کے واقعات سے نصیحت حاصل کرو جن کے مال ان کے کچھ کام نہ آ سکے۔ مال کو یا تو آپ چھوڑ دیں ورنہ یہ خود آپ کا ساتھ چھوڑ دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ فرض اور نفلی صدقات مقرر کیے ہیں۔ ہمارے پروردگار نے خیر کی راہوں میں خرچ کرنے کی ہمیں ترغیب دی ہے۔ چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ﴾ (البقرۃ:۲۵۴)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جو کچھ مال متاع ہم نے تم کو بخشا ہے، اس میں سے خرچ کرو، قبل اس کے کہ وہ دن آئے، جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی، نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش چلے گی۔''

صدقے کا ثواب کئی گنا عطا کیا جاتا ہے بالخصوص رمضان کے مہینے میں۔ جبکہ راز داری کے ساتھ صدقہ کرنے کی بے پناہ فضیلت ہے۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''رازدارانہ صدقہ پروردگار کے غضب کو سرد کر دیتا ہے، صلہ رحمی سے عمر بڑھتی ہے اور بھلا کام آدمی کو ناگہانی آفتوں سے بچاتا ہے۔ (شعب الایمان)

آدمی کو چاہیے کہ صدقہ کرتے ہوئے شیطان سے بھی نبرد آزما ہو۔ کیونکہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آدمی جب کوئی شے صدقے میں دیتا ہے تو اس سے ستر شیطانوں کی باچھیں خون آلود ہوتی ہیں۔ (اور ان کے چہروں پر دھول اڑنے لگتی ہے۔)'' (مستدرک حاکم)

ماہِ رمضان صدقات اور نیکیوں کا مہینہ ہے، خوش نصیب ہے وہ آدمی جو نیکیوں کی جانب دوڑے اور اپنی جان کو تباہ کاریوں کی زد سے محفوظ کر لے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ (آل عمران:۱۳۳-۱۳۴)

''دوڑ کر چلو اُس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اُس جنت کی طرف جاتی ہے جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے، اور وہ اُن خدا ترس لوگوں کے لیے مہیا کی گئی، جو ہر حال میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں خواہ بد حال ہوں یا خوش حال، جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔''

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد، اے بندگانِ الٰہی!

ہم پر ایک نہایت مبارک مہینہ سایہ فگن ہو چکا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کی صورت میں ہمیں ایک عظیم موسم سے نوازا ہے تاکہ ہم نیکیاں کما سکیں اور گناہوں سے توبہ کر سکیں۔ ہمارے پیغمبر محمد ﷺ اپنے صحابہ کو شعبان کے آخری دنوں میں انتہائی مسرت کے ساتھ اس مہینے کی آمد کی خبر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ صحابہ کرام بے پناہ خوشی، مسرت اور شادمانی کے ساتھ اس کا استقبال کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزوں کو گناہوں کا کفارہ بنا دیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔۔۔۔جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری)

اسی طرح اللہ نے اس مہینے کے قیام کو بھی گزشتہ گناہوں کا کفارہ بنا دیا ہے۔

یہ وہ مہینہ ہے جس میں شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ اس لیے اس کی تعظیم بجالاؤ اور اس سے قبل قطع تعلقی، قطع رحمی اور بغض و عداوت سمیت دیگر تمام گناہوں سے سچی توبہ کرو۔

روزے کو باطل کر دینے والی تمام برائیوں سے اپنے روزوں کو بچاؤ۔ مثلاً غیبت، چغلی اور دیگر تمام برائیاں جبکہ ذکر اور تلاوت قرآن کے ساتھ اسے پاکیزہ بناؤ کیونکہ رمضان قرآن کا مہینہ ہے۔

اسی طرح دیگر نیک اعمال سے روزے کے اندر مزید پاکیزگی پیدا کرو، اس طرح تم کامیاب و کامران ٹھہرو گے اور نیکیوں کی دوڑ میں بازی لے جانے والوں کے ساتھ مل جاؤ گے۔

اسی طرح جماعت کے ساتھ نمازوں کی ادائیگی کا خاص اہتمام کرو بالخصوص فجر اور عشاء کی نمازوں کے لیے، کیونکہ فجر اور عشاء کی نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھ لینے والا ایسے ہی ہے جیسے اس نے ساری رات قیام کیا ہے۔

''نماز تراویح بھی پوری لگن کے ساتھ باجماعت ادا کرو کیونکہ جو شخص امام کے ساتھ قیام کر لے، اس کے لیے پوری رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔''

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو سرفراز فرما۔ اے اللہ! کفر اور کافروں کو ذلیل کر دے۔ اے اللہ! برے لوگوں کے مقابلے میں مسلمانوں کے لیے کافی ہو جا اور اچھے مسلمانوں پر برے مسلمانوں کو مسلط نہ فرما یقیناً تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! مسلمانوں کو ان کے دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھ۔ آمین!

❋❋❋❋❋

استقبال رمضان

مرحبا اے بلبلو! ہے فصلِ گل عہدِ بہار
گلشنِ اسلام کے جوبن پہ آیا ہے نکھار

آج دریائے کرم پھر جوش میں آنے کو ہے
جذبۂ ایماں خفتہ ہوش میں آنے کو ہے

ہاں مبارک مومنو! ابواب رحمت کھل گئے
آبِ رحمت سے گنہگاروں کے دامن دھل گئے

اہل ایماں پھر مئے توحید سے سرشار ہیں
شوقِ دل سے یہ عبادت کے لئے بیدار ہیں

ہاں کشادہ ہو گیا ہے آج پھر نیکی کا باب
سینکڑوں تک بڑھ گیا ہے ایک رکعت کا ثواب

مومنو! تیار ہو جاؤ اطاعت کے لیے
پھر کمر کس لو کھڑے ہو کر عبادت کے لیے

یہ حیات عارضی مثلِ حبابِ آب ہے
ہاں حیاتِ عارضی دنیائے پیچ و تاب ہے

وقف کر اس ماہ کو قرآنِ اقدس کے لیے
وقت پر بیدار ہو سحرِ مقدس کے لیے

حضرت مولانا محمد داؤد رازؒ

ماہِ رمضان المبارک

تحریر: جناب محمد عثمان سعید، چیچہ وطنی

ماہِ رمضان اسلامی سال کا نواں قمری مہینہ ہے۔ رمضان عربی زبان کا لفظ ہے جو ہمیشہ مذکر ہی استعمال ہوتا ہے۔ رمضان المبارک کے روزے دو ہجری میں فرض کئے گئے۔ روزہ فارسی زبان کا لفظ ہے اور عربی میں اسے صوم کہا جاتا ہے، اس کا معنی رُک جانا ہے۔ شرعی اصطلاح میں مخصوص شرائط کے ساتھ مخصوص ایام میں مخصوص اشیاء (یعنی کھانے پینے، فسق و فجور کے ارتکاب وغیرہ) سے رک جانا ہے۔ رمضان المبارک کا مہینہ بڑی اہمیت اور فضیلت کا حامل ہے، اس ماہ کے فضائل متعدد حیثیتوں سے ثابت ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اذا كان اول ليلة من شهر رمضان صفدت الشياطين، ومردت الجن، وغلقت ابواب النار، فلم يفتح منها باب، وفتحت ابواب الجنة، فلم يغلق منها باب، وينادي مناد: يا باغي الخير اقبل، ويا باغي الشر اقصر، ولله عتقاء من النار، وذلك كل ليلة)) (جامع الترمذی، ابواب ما جاء فی فضل شهر رمضان، رقم حدیث: ٦٨٢، و سنن ابن ماجه كتاب الصيام: رقم حديث: ١٦٤٢، حكم علامه ناصر الدين الالبانی، صحيح)

''جب ماہِ رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ ایک اعلان کرنے والا منادی کرتا ہے: اے نیکی کے طلبگار! آگے بڑھ، اور اے برائی کے طلبگار! رک جا اور اللہ رب العزت جہنم سے (بعض) لوگوں کو آزاد کرتے ہیں اور (رمضان المبارک میں) ہر رات اسی طرح ہوتا ہے۔''

رحمت کا مہینہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اذا دخل رمضان، فتحت ابواب الرحمة)) (سنن النسائی، کتاب الصیام، رقم: ٢١٠٦)

''جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔''

دعا کی قبولیت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((وان لكل مسلم فی كل يوم وليلة دعوة مستجابة)) (صحيح الترغيب والترهيب، كتاب الصوم، الترغيب فی صيام رمضان: ١٠٠٢)

''بے شک (اللہ رب العزت رمضان المبارک میں) ہر مسلمان کیلئے دن اور رات میں دعا قبول کرتا ہے۔''

سابقہ گناہ معاف

رمضان المبارک کا بابرکت ماہ مغفرت و بخشش کے حصول کا مہینہ ہے، جو شخص اس کے احکام پر کماحقہ عمل پیرا ہوگا وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت و بخشش حاصل کر لیتا ہے۔ اس ماہ مبارک میں روزے رکھنا اور قیام کرنا ایسا عظیم عمل ہے کہ جو آدمی رمضان کے روزے اور رمضان کا قیام اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرتا ہے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفرلهٗ ما تقدم من ذنبه)) (صحيح البخاری، كتاب الصوم، باب من صام رمضان ايمانا واحتسابا ونية، ١٩٠١، وصحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها: ٧٦٠)

''جو شخص ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی نیت سے ماہ رمضان کے روزے رکھے، اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

ایک دوسری روایت میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفرلهٗ ماتقدم من ذنبه)) (صحيح البخاری، كتاب الايمان باب تطوع قيام رمضان من الايمان، رقم حديث: ٣٧ و ٢٠٠٩، وصحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، ٧٥٩)

''جو شخص ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی نیت سے ماہ رمضان میں قیام کرتا ہے اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

قارئین کرام! یاد رہے اس سے مراد وہ صغیرہ گناہ ہیں جن کا تعلق حقوق اللہ سے ہے، کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں اور حقوق العباد اس وقت تک معاف نہیں ہوتے جب تک انہیں ادا نہ کر دیا جائے، الا یہ کہ صاحبِ حق معاف کر دے۔

جہنم سے آزادی

اس مبارک مہینے میں اللہ تعالیٰ بہت سارے بندوں کو جہنم سے آزادی نصیب کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((ان لله تعالى عتقاء من النار، وذلك فی كل ليلة)) (صحيح الجامع الصغير للالبانی: ٢١٧٠)

''بے شک اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور ایسا ہر رات کرتا ہے۔''

رمضان المبارک میں عمرہ حج کے برابر

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت سے پوچھا:

((ما منعك ان تحجی معنا؟))

تو نے ہمارے ساتھ حج کیوں نہیں کیا؟ وہ کہنے لگی کہ ہمارے پاس صرف دو اونٹ تھے، ایک پر میرا خاوند اور بیٹا سوار ہو کر حج کرنے چلے گئے، جبکہ دوسرا اونٹ ہمارے لئے چھوڑ گئے جس پر ہم پانی لاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فاذا جاء رمضان فاعتمری، فان عمرة فيه تعدل حجة)) (صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل العمرة فی رمضان: ١٢٥٦)

''جب رمضان المبارک آجائے تو تم اس میں عمرہ کر

لینا کیونکہ اس میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔''

باب الریان

جنت کے ایک دروازے کا نام ''باب الریان'' ہے یہ دروازہ خاص روزہ داروں کے لئے ہوگا۔ جیسا کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک جنت کا ایک ایسا دروازہ ہے جسے الریان کہا جاتا ہے، اس سے قیامت کے دن صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے اور ان کے علاوہ کوئی دوسرا اس میں داخل نہیں ہوگا، جب وہ سب کے سب داخل ہو جائیں گے تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا کوئی اور اس میں داخل نہ ہوگا۔'' (صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب الریان للصائمین: رقم حدیث:۱۸۹۶)

فائدہ: ریان کا معنی سیراب ہے۔ روزہ دار دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لئے بھوک اور پیاس برداشت کرتے تھے اور پیاس کا برداشت کرنا بھوک کی نسبت زیادہ مشکل ہوتا ہے، اس لئے روزہ داروں کیلئے جو دروازہ مقرر کیا گیا ہے اسے بھی ''سیرابی کا دروازہ قرار دیا گیا ہے اور وہاں سے گزرتے وقت انہیں ایسا مشروب پلایا جائے گا کہ پھر کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی۔

روزہ ڈھال ہے

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے:

((الصیام جنة من النار، کجنة احدکم من القتال)) (سنن النسائی، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی محمد بن ابی یعقوب، رقم حدیث: ۲۲۳۰، وسنن ابن ماجه کتاب الصیام ۱۶۳۹، حکم علامه الالبانی: صحیح)

''روزہ جہنم سے بچانے والی ڈھال ہے جیسے تمہارے پاس جنگ میں ڈھال ہوتی ہے۔''

قارئین محترم! روزہ جہنم سے بچاتا ہے، ایک اس لئے کہ یہ ایک بہت بڑی نیکی ہے جس کی وجہ سے بہت سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، دوسرا اس لئے کہ روزے کی وجہ سے انسان بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے جن کے ارتکاب کی وجہ سے وہ جہنم میں جا سکتا تھا۔

گناہ معاف

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ:

((الصلوات الخمس والجمعة الی الجمعة ورمضان الی رمضان کفارات اذا اجتنب الکبائر)) (رواه مسلم، کتاب الطهارة، باب الصلوات الخمس والجمعة الی الجمعة ورمضان رقم حدیث: ۲۳۳)

''پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک، اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کی درمیانی مدت کیلئے گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک آدمی کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے۔''

نزولِ قرآن

ماہِ رمضان کو یہ بے مثل فضیلت حاصل ہے کہ اس میں اللہ رب العزت کا آخری کلام قرآن مجید نازل ہوا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ﴾ (البقرة:۱۸۵)

''رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں ہدایت کو واضح اور حق کو باطل سے جدا کرنے والی دلیلیں ہیں۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر ائمہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ''لوحِ محفوظ'' سے آسمان دنیا کے ''بیت العزت'' میں قرآن مجید کو یک بار نازل فرما دیا تھا، پھر وہاں سے تھوڑا تھوڑا کر کے تئیس (۲۳) برس میں رسول اللہ ﷺ پر حسب حالات و واقعات نازل ہوتا رہا۔ (تفسیر الطبری)

لیلۃ القدر

لیلۃ القدر جو کہ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے اس کی تلاش کے لئے ذکر و عبادت میں مصروف رہ کر راتیں گزارنا بھی بڑی فضیلت والا کام ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ﴾ (القدر:۳)

''شب قدر، ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔''

قارئین محترم! ہزار مہینے کے ۸۳ سال، ۴ ماہ بنتے ہیں۔ عام طور پر انسانوں کی عمریں بھی اس سے کم ہوتی ہیں لیکن اس امت پر اللہ رب العزت کی یہ کتنی بڑی مہربانی ہے کہ وہ ہر سال اسے لیلۃ القدر سے نواز دیتا ہے، جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے ۸۳ سال کی عبادت سے بھی زیادہ اجر و ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔

جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((من قام لیلة القدر ایمانا واحتسابا، غفرلهٗ ما تقدم من ذنبه)) (صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب من صام رمضان ایمانا واحتسابا ونیة، ۱۹۰۱، وصحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، ۷۶۰)

''جو شخص ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کرے، اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

روزے کا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((الصوم لی وانا اجزی به)) (صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول الله تعالیٰ یریدون ان یبدلوا کلام الله، رقم ۷۴۹۲)

''کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر عطا کروں گا۔''

ماہ رمضان اور..... غیر شرعی امور

اسلام میں ہر فضیلت والی چیز پر عمل کرنے سے انسان کے درجات بلند ہوتے ہیں، وہ جنت کے قریب اور جہنم سے دور ہوتا ہے اور ہر دل میں ایسے فضیلت والے عمل کرنے کی تڑپ اور شوق ہونا چاہیے۔ لیکن ایک اصول یاد رکھیے کہ کسی بھی عمل کی فضیلت اس وقت تک برقرار رہتی ہے جب تک وہ شریعت کے بیان کے مطابق ادا کیا جاتا رہے۔ لیکن جب بھی کسی بندے کے دل میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ میں اس فضیلت کے معیار کو بڑھانے کے لئے تھوڑی سی زیادتی اپنی طرف سے کر دوں یا پھر اس کام میں اپنی طرف سے کچھ پابندیاں لگا دوں تا کہ مزید مزین اور بہتر بن جائے، قطعاً وہ عمل بہتر نہیں ہوگا۔

چاہے یہ زیادتی یا سختی کرنے والا کوئی عام آدمی ہو، یا عالم دین ہو، ادیب وخطیب ہو، یا شیخ الحدیث کوئی بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تکمیل دین کی مہر لگادی:

﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (المائدۃ:۳)

''میں نے تمہارے لئے تمہارے دین اسلام کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر پسند کر لیا۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهورد))

(سنن ابن ماجه، افتتاح الکتاب فی الایمان وفضائل الصحابه والعلم، ١٤)

''جو شخص ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کرے جو اس میں نہیں تو وہ مردود اور باطل ہے۔''

رمضان المبارک انتہائی مقدس مہینہ ہے لیکن افسوس صد افسوس یہ ماہ مقدس بھی بدعات کی زد سے محفوظ نہ رہ سکا۔ اس مہینے میں جنم لینے والی چند ایک بدعات کی مختصر وضاحت پیش خدمت ہے۔

روزے کی نیت کے الفاظ

رمضان المبارک کے کیلنڈروں پر روزے کی نیت کے لئے یہ الفاظ لکھے جاتے ہیں:

((وبصوم غد نویت من شهر رمضان))

''میں نے رمضان المبارک کے مہینہ سے کل کے روزے کی نیت کی۔''

سحری و افطاری کی ڈائریوں پر بھی یہ الفاظ لکھے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ الفاظ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

فقہ حنفی کی نظر میں نماز وروزہ کی نیت

فقہ حنفی کی مشہور کتاب ''ہدایہ'' میں برہان الدین مرغینانی نیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

((والنیة هی الارادة والشرط ان یعلم بقلبه ای صلاة یصلی..... اما الذکر فلا معتبر به))

(هدایه، باب شروط الصلوٰة)

''اور نیت ارادہ کو کہتے ہیں اور شرط یہ ہے کہ آدمی دل سے جان لے کہ وہ کون سی نماز پڑھنے لگا ہے، رہا زبان سے بول کر نیت کرنا تو اس کا کوئی اعتبار نہیں۔''

معلوم ہوا کہ نیت ارادے کا نام ہے اور روزے کی نیت بھی دلی ارادے کو کہتے ہیں۔ لیکن بعض بھائیوں کو اصرار ہے کہ روزے اور نماز کی نیت کے مخصوص الفاظ ہیں اور یہ الفاظ کہنے چاہئیں۔ اسی لئے امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کوئی آدمی حضرت نوح علیہ السلام جتنی عمر بھی پالے اور اس بات کی تلاش رکھے کہ ایسی کوئی نیت رسول اللہ ﷺ نے یا پھر آپ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی نے کی تو پھر بھی کامیاب نہ ہو سکے گا۔

روزہ افطار کرنے میں تاخیر

یہود نے جس قسم کے تکلفات اپنے دین میں داخل کر لیے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ وہ غروب آفتاب سے کچھ دیر بعد روزہ افطار کرتے تھے۔ ہمارے ہاں بھی افطاری میں دیر کرنا اور بعض کے ہاں پسندیدہ سمجھا جاتا ہے لیکن یہ لوگ لاشعوری طور پر ہلاکت میں جا رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو اس سے سختی سے روکا اور متعدد طریقوں سے اس کی وضاحت فرمائی کہ روزہ کی افطاری کا وقت اسی وقت ہوگا جب سورج کی ٹکیہ غروب ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر))

(صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب تعجیل الافطار، رقم حدیث: ١٩٥٧)

''لوگ اس وقت تک ہمیشہ بھلائی میں رہیں گے جب تک وہ روزہ کھولنے میں جلدی کریں گے۔''

نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روزہ افطار کرنے میں جلدی کیا کرتے تھے، یہ نہیں کہ وقت سے پہلے کھولتے تھے بلکہ جیسے ہی سورج غروب ہوا فوراً روزہ افطار کر لیا کرتے تھے۔

افطاری کرنے میں نصاریٰ سے مشابہت

کچھ لوگ تو اتنے سہل پسند یا فیشن پرست واقع ہوتے ہیں کہ وہ اذان کے وقت مسجد میں سائرن، باجے بجاتے ہیں۔ بعض افطاری کے وقت گولے چلاتے اور فائرنگ کرتے ہیں جو کہ جائز نہیں۔ آیئے قارئین کرام! معلوم کرتے ہیں کیا ایسا کیا جا سکتا ہے؟

صحیح بخاری میں ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب مسلمان مدینہ منورہ آئے تو نماز کے وقت کا اندازہ کر کے نماز کے لئے جمع ہوا کرتے تھے کیونکہ اس وقت نماز کے لئے اذان نہ دی جاتی تھی۔ ایک دن انہوں نے اس کے متعلق مشورہ کیا تو بعض نے کہا کہ نصاریٰ کی طرح ناقوس بنالو۔ بعض نے کہا یہودیوں کی طرح سنگھ (بگل) بنالو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ایک آدمی کو مقرر کر دو، وہ نماز کے لئے اذان دے دیا کرے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((یا بلال، قم فناد بالصلوٰة))

''اے بلال اٹھو اور نماز کیلئے اذان دو۔''

لیلۃ القدر کو صرف ستائیسویں رات سے تخصیص

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر ہے اور اس رات کی بہت زیادہ فضیلت ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ آخری عشرہ میں اس رات کی تلاش میں بھی بہت کوشش کیا کرتے تھے۔ لیکن ایک مخصوص طبقہ نے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اسے تلاش کرنے اور ان راتوں میں عبادت سے پیچھا چھڑانے کیلئے لیلۃ القدر کو صرف ستائیسویں رات کے ساتھ خاص کر دیا ہے۔ اسی دن اخبارات پر لیلۃ القدر کے حوالہ سے فیچر شائع ہوتے ہیں، سرکاری دفاتر میں چھٹی ہوتی ہے، نوافل کا اہتمام کیا جاتا ہے، چراغاں کیا جاتا ہے، کھانے پکتے ہیں، قمقموں سے مسجد کو دلہن کی طرح سجایا جاتا ہے، پھر اس رات کے بارہ میں عجیب حکایات بیان کی جاتی ہیں۔ حالانکہ لیلۃ القدر کو صرف ستائیسویں رات کے ساتھ خاص کرنے کا ثبوت نبی ﷺ سے نہیں ملتا۔

لیلۃ القدر کو کس رات ڈھونڈا جائے

رسول اللہ ﷺ نے کسی ایک رات کو متعین نہیں فرمایا بلکہ لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں سے خاص کیا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((انی اریت لیلة القدر ثم انسیتها او نسیتها فالتمسوها فی العشر الاواخر فی الوتر)) (صحیح بخاری، کتاب فضل لیلة القدر، باب التماس لیلة القدر فی السبع الاواخر، رقم حدیث:٢٠١٦)

''شب قدر مجھ کو دکھائی گئی لیکن میں بھول گیا، یا بھلا دیا گیا، پس تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔''

ایک دوسری روایت میں ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔'' (صحیح بخاری)

معلوم ہوا کہ لیلۃ القدر کو صرف ستائیسویں رات میں تلاش کرنے کے بجائے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرنا چاہیے۔

رکعات تراویح

ایک روایت میں ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

((کان رسول اللہ ﷺ یصلی فی رمضان عشرین رکعة)) (معجم الکبیر: ۱۱/۳۹۳، رقم: ۲۲۱۰۲، ومصنف ابن شیبہ، روایت نمبر: ۷۶۹۲)

''رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں بیس رکعات نماز ادا کرتے تھے۔''

لیکن اس روایت کا انتساب باتفاق محدثین وفقہاء مشکوک ہے۔ کیونکہ اس روایت کو بیان کرنے والوں کی کڑی میں ایک راوی ہے جس کا نام ابراہیم بن عثمان ہے وہ سخت کمزور اور ناقابل اعتبار ہے۔ (مرقات شرح مشکوۃ: ۳/۱۹۴، بحوالہ فتح القدیر: ۴۶۷، شرح ھدایہ از علامہ ابن الھمام حنفیؒ، مطبوعہ مصر)

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو اپنی کتاب ''صلاۃ التراویح صفحہ ۲۲'' میں ضعیف جدا کہا ہے اور حافظ ابن حجر نے تقریب میں لکھا ہے کہ ابراہیم بن عثمان متروک الحدیث ہے، یہ موضوع روایات بیان کرتا ہے۔

مؤطا امام مالک میں ایک اثر ہے جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد کا ذکر ہے جس کے یہ الفاظ ہیں: یزید بن رومان بیان کرتے ہیں کہ لوگ عہد عمر رضی اللہ عنہ میں رمضان کے دوران ۲۳ رکعات پڑھتے تھے۔ (الموطا: ۱/۷۳)

لیکن یہ اثر منقطع یعنی ضعیف ہے کیونکہ اس کے راوی یزید بن رومان نے عہد عمر رضی اللہ عنہ کو پایا ہی نہیں اور اگر اسے بالفرض صحیح بھی مان لیا جائے تو تب بھی یہ اثر خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے خلاف ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم الداری رضی اللہ عنہما کو گیارہ رکعات پڑھانے کا حکم دیا۔ (الموطا، باب ما جاء فی قیام رمضان ۱/۷۳، وابن ابی شیبہ: ۲/۳۹۱)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا:

((ما کان رسول اللہ ﷺ یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشر رکعة)) (صحیح بخاری، کتاب صلوٰۃ التراویح باب فضل من قام رمضان، رقم حدیث: ۲۰۱۳)

''رسول اللہ ﷺ ماہِ رمضان اور دیگر مہینوں میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔''

ایک اور روایت میں ہے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رمضان المبارک میں آٹھ رکعات اور نمازِ وتر پڑھائی۔ (صحیح ابن خزیمہ، رقم: ۱۷۰، وابن حبان رقم: ۲۴۰۹)

معلوم ہوا کہ چاہے رمضان المبارک ہو یا پھر غیر رمضان ہو آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کی رات کی نماز گیارہ رکعات تھی۔

ماہ رمضان کے عشروں کی تخصیص

کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو رمضان المبارک کی شان بڑھانے کے لئے من گھڑت روایات بیان کرتے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے رمضان المبارک کی شان میں اور اضافہ کر دیا۔ قارئین محترم! آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ رمضان المبارک کے کیلنڈروں اور اشتہارات پر لکھا ہوتا ہے: پہلا عشرہ رحمت، دوسرا عشرہ مغفرت، تیسرا عشرہ جہنم سے آزادی۔

یعنی رمضان المبارک کے عشروں کی تخصیص کر کے رمضان المبارک کی فضیلت کو کم کر دیا۔ حالانکہ رمضان المبارک پورا ہی رحمت، بخشش اور جہنم سے آزادی کا ہے، جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

(۱) رمضان المبارک کا پورا مہینہ رحمت کا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اذا دخل رمضان، فتحت ابواب الرحمة)) (سنن النسائی، کتاب الصیام، رقم: ۲۱۰۶)

''جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔''

(۲) رمضان المبارک کا پورا مہینہ مغفرت کا ہے۔

جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہٗ ما تقدم من ذنبہ)) (صحیح بخاری)

''جو شخص ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی نیت سے ماہ رمضان کے روزے رکھے، اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

(۳) رمضان المبارک کا پورا مہینہ جہنم سے آزادی کا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((ان للہ تعالیٰ عتقاء من النار، وذلک فی کل لیلة)) (صحیح الجامع الصغیر للالبانی: ۲۱۷۰)

''بے شک اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور ایسا ہر رات کرتا ہے۔''

معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کا پورا مہینہ رحمت کا اور جہنم سے آزادی کا مہینہ ہے۔ جو رمضان المبارک کے عشروں کی تخصیص ہے کہ پہلا عشرہ رحمت کا، دوسرا عشرہ مغفرت کا، تیسرا عشرہ جہنم سے آزادی یہ تخصیص درست نہیں اور جو روایت ہے:

((اولہٗ رحمة واوسطہ مغفرة وآخرة عتق النار)) (ضعیف الترغیب والترھیب کتاب الصوم، رقم: ۵۸۹، ومشکوۃ المصابیح، روایت نمبر: ۱۹۶۵)

تحقیق: الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی نے اس روایت کو مشکوۃ المصابیح کی تخریج میں ضعیف کہا ہے، پھر الترغیب والترھیب میں ضعیف ہی نہیں بلکہ منکر کہا ہے۔

❀❀❀❀❀

منیجر ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور قاری محمد یٰسین طٰہٰ کی والدہ کا انتقال پُر ملال اور جہلم میں ان کی غائبانہ نماز جنازہ

منیجر ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور کی والدہ محترمہ 3 جون بروز منگل وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ انتہائی صالحہ، نیک طینت، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور شب بیدار خاتون تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ قاری محمد یٰسین طٰہٰ نے خود پڑھائی جس میں علماء کرام، احباب جماعت اور مختلف طبقہ ہائے فکر سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث جہلم میں مرحومہ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی گئی۔

کاروانِ علم وادب

تحریر جناب عبدالرشید عراقی

حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسریؒ

(م ۱۵/ مارچ ۱۹۴۸ء)

شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی ذات بابرکات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کی ذات مجموعہ حسنات ومجسمہ صفات تھی۔ آپ علوم اسلامیہ کے متبحر عالم، مفسر قرآن، محدث دوران، مجتہد زماں، فقیہہ، مدرس، خطیب ومقرر، مصنف، ادیب وانشاء پرداز، مفتی و واعظ اور فن مناظرہ کے امام تھے۔ بقول علامہ سید سلیمان ندوی (م ۱۹۵۳ء):

''مولانا ثناء اللہ ہندوستان کے مشاہیر علماء میں تھے۔ فن مناظرہ کے امام تھے۔ خوش بیان مقرر تھے۔ متعدد تصانیف کے مصنف تھے۔ مذہباً اہل حدیث تھے۔ اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف جس نے بھی زبان کھولی اور حکم اٹھایا اس کے حملے کو روکنے کے لئے اُن کا قلم شمشیر بے نیام ہوتا تھا اور اسی مجاہدانہ خدمت میں انہوں نے عمر بسر کر دی۔'' فجزاہ اللہ عن الاسلام خیر الجزاء۔ (یادِ رفتگان ص ۳۶۹/۳۷۰)

مولانا ثناء اللہ رحمہ اللہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ علامہ اقبال نے ایسی نامور اور بے مثال ہستیوں کے بارے میں فرمایا تھا ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مولانا امرتسری ایسی باکمال ہستی تھی جس نے بیک وقت مخالفین اسلام (عیسائی، آریہ، قادیانی) کے چوطرفہ حملوں کا جواب دیا اور باطل سے چومکھی لڑائی لڑ کر مدافعت حق کا فریضہ ادا کیا۔ مولانا امرتسری ایک کامیاب مصنف تھے۔ آپ نے مختلف موضوعات پر اڑھائی سو سے زیادہ چھوٹی بڑی کتابیں لکھیں۔ عیسائیت، آریہ سماج، قادیانی فتنہ، انکار حدیث، تردید شیعہ و بریلوی اور دیوبندی، حمایت وتائید مسلک اہل حدیث کتابیں لکھیں اور برصغیر پاک و ہند کے نامور علماء، ادباء اور مصنفین سے خراج تحسین حاصل کیا۔

قادیانی فتنہ کی تردید میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ اس کاذبہ فرقہ کی تردید میں آپ نے جو خدمات انجام دیں ان کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے۔ مولانا امرتسری کی جماعتی خدمات بھی قدر کے قابل ہیں۔ آپ تاحیات آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے ناظم اعلیٰ رہے۔ آپ سردار اہلحدیث، شیر پنجاب اور فاتح قادیاں تھے۔ آپ نے ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء بمقام سرگودھا رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

علامہ سید سلیمان ندویؒ

(م ۲۲ نومبر ۱۹۵۳ء)

علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ برصغیر پاک و ہند کے نامور عالم دین تھے اور اپنے دور کے نامور مصنف اور ادیب تھے۔ ان کی تصانیف برصغیر پاک و ہند کے علماء و ادبی دنیا میں ایک خاص مقام ومرتبہ کی حامل ہیں۔ ان کی تصانیف میں سیرت عائشہؓ، حیات امام مالک، حیات شبلی، عمر خیام، تاریخ ارض القرآن کا اہل علم کے نزدیک جو مقام ومرتبہ ہے اس کی مثال برصغیر کی ادبی تاریخ میں کم ہی ملے گی۔

علامہ سید سلیمان ندوی کا علمی وادبی مرتبہ بہت بلند تھا۔ آپ جامع الکمالات تھے۔ آپ بیک وقت مفسر قرآن بھی تھے اور محدث بھی، مؤرخ بھی تھے اور محقق بھی، معلم بھی تھے اور متکلم بھی، خطیب بھی تھے اور مقرر بھی، ادیب بھی تھے اور دانشور بھی، مجتہد بھی تھے اور فقیہہ بھی، مصنف بھی تھے اور صحافی بھی، نقاد بھی تھے اور مبصر بھی، شاعر بھی تھے اور نعت نویس بھی اور سب سے بڑھ کر آپ بہت بڑے ''سیرت نگار'' بھی تھے۔

تاریخ پر ان کو کامل عبور تھا اور تحقیق وتدقیق میں ان کا مقام بہت ہی بلند تھا۔ ان کی تحقیق کا مغربی مستشرقین نے بھی اعتراف کیا ہے۔ سید صاحب کے بیشتر علمی وادبی، تنقیدی وتاریخی مقالات ان کے علمی تبحر کے آئینہ دار ہیں۔ سید صاحب کی درج ذیل کتابیں ان کے علمی وادبی، تاریخ وتنقیدی مقالات کا مجموعہ ہیں۔

حیات امام مالک، خطبات مدراس، عرب و ہند کے تعلقات، عربوں کی جہاز رانی، خواتین اسلام کی بہادری، نقوش سلیمانی۔ علامہ سید سلیمان ندوی صحافت میں بھی اپنا ایک مقام رکھتے تھے۔ جولائی ۱۹۱۶ء میں آپ نے اعظم گڑھ سے ایک ماہنامہ بنام ''معارف'' جاری کیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آج بھی جاری ہے اور علم و فن کی خدمت انجام دے رہا ہے۔

سید صاحب نے برصغیر کی ہر علمی وادبی وسیاسی اور قومی وملی تحریک میں حصہ لیا اور ہر تحریک میں اپنے ایک نصب العین کے تحت حصہ لیا اور اعلیٰ کردار ادا کیا۔ علامہ سید سلیمان ندوی بڑے جلیل القدر عالم دین تھے۔ بقول اُن کے تلمیذ رشید مولانا مسعود عالم ندوی (م ۱۹۵۵ء):

''میری نگاہ میں اس دور کے تمام اہل علم اور اہل نظر ہیں۔ صرف ہندوستان کے نہیں، بلکہ دوسرے مسلمان ملکوں کے بھی، مگر واقعہ یہ ہے کہ کوئی شخصیت علم وفن کے گوناگوں شعبوں کی ایسی جامع نظر نہیں (جیسی سید صاحب کی تھی)''

علامہ سید سلیمان ندوی نے ۲۲ نومبر ۱۹۵۳ء بمقام کراچی وفات پائی۔

مولانا عبدالسلام ندویؒ

(م ۳/ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

مولانا عبدالسلام ندوی دبستان شبلی کے گل سرسبد تھے۔ انہوں نے مختلف علمی و مذہبی و ادبی و تاریخی موضوعات پر کثرت سے کتابیں اور مضامین لکھے ہیں۔ ان کا خاص موضوع شعر وادب تھا، وہ نکتہ سنج ناقد بھی تھے اور دیدہ ور محقق ومؤرخ بھی۔ ان میں ایک وصف یہ تھا کہ قلم برداشتہ لکھتے تھے اور اپنے مسودہ پر دوبارہ نظر نہیں ڈالتے تھے۔ صحافت سے بھی ان کا تعلق رہا۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے الہلال سے بھی وابستہ رہے۔ جب علامہ سید سلیمان ندوی نے ۱۹۱۵ء میں دارالمصنفین قائم کیا تو آپ سید صاحب کی تحریک پر اس ادارہ سے وابستہ

ہو گئے اور تادم وفات اس ادارہ سے تعلق رہا، ان کی آخری آرام گاہ دارالمصنفین کے قبرستان میں ہے۔

مولانا عبدالسلام ندوی، علامہ شبلی کے ارشد تلامذہ میں تھے لیکن مذہباً کٹر اہلحدیث تھے۔ ان کے استاد علامہ شبلی بڑے متشدد حنفی تھے لیکن ان پر اپنے استاد کا جادو نہ چل سکا۔ دارالمصنفین کی مسجد میں ۲۰ رکعت تراویح رمضان المبارک میں ادا کی جاتی تھی لیکن مولانا عبدالسلام ندوی ۸ رکعت تراویح پڑھ کر چلے جاتے تھے۔

مولانا عبدالسلام ندوی عربی اور فارسی وغیرہ سے اردو میں ترجمہ کرنے کی خاص مہارت رکھتے تھے۔ تاریخ فقہ اسلامی، تاریخ اخلاق اسلامی وغیرہ ان کی مشہور تصانیف ہیں۔

مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی لکھتے ہیں کہ

''تعلیم سے فارغ ہو کر دارالعلوم ندوۃ العلماء میں تدریسی خدمت پر مامور ہوئے۔ دوران تدریس میں ماہنامہ الندوہ کی ادارت کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ تحریر وانشاء میں ماہر ہونے کے باوجود اس دور کے آپ کے مقالات علمی حلقوں میں بڑی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھے گئے اور آپ کی تحقیقات وتدقیقات دیکھ کر علماء دنگ رہ گئے۔ چنانچہ علامہ شبلی نے اسی زمانہ میں ایک کامیاب مصنف بننے کی پیشین گوئی کر دی تھی جو آگے چل کر حرف بحرف درست ثابت ہوئی۔'' (تذکرہ علمائے اعظم گڑھ ص ۱۶۰)

مولانا عبدالسلام ندوی نے ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو اعظم گڑھ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ اللھم اغفرلہٗ وارحمہٗ۔

ابوالکلام آزادؒ

(م ۲۲ فروری، ۱۹۵۸ء)

مولانا ابوالکلام آزاد ایک نابغہ روزگار شخصیت تھے۔ ان جیسا صاحب علم وفضل، بلند پایہ خطیب ومقرر اور صحافی ومصنف، ادیب ونقاد، مدبر ومفکر اور سیاستدان برصغیر پاک وہند میں پیدا نہیں ہوا۔ وہ صحیح معنوں میں عبقری تھے۔ ان کے علم وفضل اور تبحر علمی کے پیش نظر مولانا ظفر علی خاں نے فرمایا تھا ؎

جہانِ اجتہاد میں سلف کی راہ گم ہو گئی
ہے تجھ کو اس میں جستجو تو پوچھ ابوالکلام سے

خطابت میں بھی ان کا کوئی ثانی نہیں تھا اور ان جیسا خطیب ومقرر صدیوں سے پیدا نہیں ہوا۔ حضرت فرماتے ہیں ؎

سب ہو گئے خاموش بس ایک حسرت گویا میں..... ابوالکلام آزاد

نثر میں بھی انکا جو مرتبہ و مقام تھا، اس کی مثال مشکل ہی سے برصغیر پاک و ہند میں ملے گی۔ مولانا حسرت کا شعر ہے ؎

جب سے دیکھی ابوالکلام کی نثر
نظم حسرت میں کچھ مزا نہ رہا

صحافت میں بھی مولانا ابوالکلام آزاد نے جو مرتبہ و مقام حاصل کیا وہ بھی قدر کے قابل ہے۔ الہلال اور البلاغ نے برصغیر کی تحریک آزادی میں جو کردار ادا کیا اس کی حیثیت ایک سنگ میل کی ہے۔ الہلال درحقیقت اپنی ذات میں ایک مستقل تحریک تھا جس نے طوفانِ حوادث میں اسلامیان عالم اور بالخصوص ہندوستانی مسلمانوں کی ناخدائی کا فریضہ انجام دیا۔ الہلال اور البلاغ نے ہندوستانی مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کیا اور ان میں مذہب اسلام کی روح پیدا کی۔ بقول علامہ سید سلیمان ندوی (م ۱۹۵۳ء):

''اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نوجوان مسلمانوں میں قرآن پاک کا ذوق مولانا ابوالکلام آزاد کے الہلال اور البلاغ نے پیدا کیا۔ جس اسلوب بلاغت کمال انشا پردازی اور زور تحریر کے ساتھ انہوں نے انگریزی خواں اور نوجوانوں کے سامنے قرآن پاک کی آیتوں کو پیش کیا۔ اس نے ان کے لئے ایمان و یقین کے نئے نئے دروازے کھول دیئے۔ ان کے دلوں میں قرآن پاک کے معانی ومطالب کی بلندی اور وسعت کو پوری طرح نمایاں کر دیا۔'' (معارف اعظم گڑھ)

مولانا محمد علی جوہر مرحوم فرماتے ہیں: میں نے لیڈری ابوالکلام کی نثر اور اقبال کی شاعری سے سیکھی، مولانا آزاد کا علمی مقام کیا تھا؟ بقول شورش کاشمیریؒ شہسوار علم تھے۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے ۲۲ فروری ۱۹۵۸ء کو دہلی میں انتقال کیا۔ اللھم اغفرلہٗ وارحمہٗ۔

مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ

(م ۱۶/ دسمبر ۱۹۶۳ء)

مولانا سید محمد داؤد غزنوی خاندان غزنویہ امرتسر کے گل سرسبد تھے۔ ان کے جد امجد مولانا سید عبداللہ غزنوی (م ۱۸۷۹ء) کا شمار اہل اللہ میں ہوتا تھا، ان کے والد محترم حضرت الامام مولانا سید عبدالجبار غزنوی (م ۱۹۱۴ء) اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ عبادت کرنے والے تھے۔ ان کی پوری زندگی قرآن وحدیث کی تدریس اور دین اسلام کی اشاعت میں گزری۔

مولانا سید محمد داؤد غزنوی ایک جلیل القدر عالم دین اور تحریک آزادی کے میرکارواں تھے۔ ان کی دینی و مذہبی، علمی و سیاسی خدمات قابل تعریف وتوصیف ہیں۔ مولانا ظفر علی خاں مرحوم فرماتے ہیں ؎

قائم ہے ان سے ملت بیضاء کی آبرو
اسلام کا وقار ہیں داؤد غزنوی
رجعت پسند ان کو دیکھ کر یہ کہنے لگے
آیا ہے سومنات میں محمود غزنوی

فراغت تعلیم کے بعد کچھ مدت اپنے آبائی مدرسہ ''تقویۃ الاسلام'' امرتسر میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ ۱۹۱۹ء میں ملکی سیاست میں قدم رکھا اور یہ دور انگریز کے جبر واستبداد کا دور تھا۔ مولانا غزنوی نے اپنی تقریروں کے ذریعہ برطانوی سامراج کے ایوانوں کی بنیادیں ہلا دیں۔ جن لوگوں نے ان کی تقریروں کو سنا ہے اُن کا کہنا ہے کہ وہ انگریز کے خلاف تقریر کرتے تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ آگ برسا رہے ہیں، ان کے لفظوں پر شعلوں کا گمان ہوتا تھا۔

سیاسی اعتبار سے مولانا داؤد غزنوی کانگرس سے وابستہ تھے اور پنجاب کانگرس کے صدر بھی رہے لیکن بعد میں اس جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی۔

مولانا سید محمد داؤد غزنوی ایک جلیل القدر عالم دین، خطیب ومقرر، واعظ ومبلغ اور مفتی جماعت اہل حدیث ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے منجھے ہوئے صحافی بھی تھے۔ آپ نے یکم اپریل ۱۹۲۷ء کو امرتسر سے ہفت روزہ اخبار ''توحید'' جاری کیا لیکن یہ اخبار زیادہ مدت جاری نہ رہ سکا۔ اس کا آخری شمارہ یکم مئی ۱۹۲۹ء کو شائع ہوا۔ آغا شورش کاشمیری لکھتے ہیں کہ

''مولانا سید داؤد غزنوی کئی حیثیتوں سے جامع تھے۔ وہ ایک بزرگ راہنما بھی تھے، معلم بھی تھے، ہم مذاق بھی تھے، میرے لئے وہ سب کچھ تھے۔ مولانا ابوالکلام آزاد سے انہیں جو تعلق خاطر تھا یہ رشتہ ہمارے رشتہ کی اساس تھا۔'' (سیدی وابی ص ۶۷)

مولانا سید داؤد غزنوی نے ۱۶/ دسمبر ۱۹۶۳ء کو لاہور میں رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا محمد اسمٰعیل سلفیؒ

(م ۲۰/ فروری ۱۹۶۸ء)

مولانا عبدالحمید رحمانی دہلویؒ لکھتے ہیں کہ

''پاکستان میں بطل جلیل حضرت مولانا محمد اسمٰعیل سلفیؒ (گوجرانوالہ) جو علوم قرآن، علوم حدیث، علوم فقہ و اصول، تاریخ فرق و ادیان اور دیگر اسلامی اور عربی علوم کے جامع عالم اور امام تھے۔ ورع و تقویٰ میں علامہ ابومحمد ابراہیم آروی، اُستاد الاساتذہ حافظ عبداللہ غازی پوری، قاضی محمد سلیمان منصور پوری، مولانا عبدالقادر قصوری اور اپنے استاد حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادی، توحید و سنت کے دفاع اور غیرت وحمیت کے حق میں علامہ عبدالعزیز رحیم آبادی، سنت کی ہمہ جہتی شخصیت میں علامہ شمس الحق ڈیانوی، ملک کی سیاسی اور ملی فضاء کو نہایت گہرائی اور بالغ نظری کے ساتھ سمجھنے میں مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی اور شیخ الاسلام علامہ ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہم اللہ کا عکس تھے۔ تحریک آزادی ہند کی جدوجہد میں بھرپور حصہ لینے اور برطانوی استعمار کے بپا کردہ فتنوں کا اکثر شعور رکھنے کے اعتبار سے وہ تحریک شہیدین کے صحیح وارث تھے۔ (ہفت روزہ الاعتصام لاہور، اشاعت خاص مولانا محمد حنیف ندویؒ: ص ۲۹)

شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی جامع الکمالات عالم دین تھے۔ آپ عوامی تقریر بھی بڑی روانی سے کرتے تھے۔ ان کی علمی تقریر اتنی جامع اور مدلل ہوتی تھی کہ بڑے بڑے علماء ان کی تقریر سن کر انگشت بدنداں ہو جاتے تھے اور یہی حال ان کا تصنیف و تالیف کے میدان میں تھا۔ ان کی تمام تصانیف حدیث نبوی ﷺ کی تائید، حمایت، نصرت، حفاظت میں ہیں۔ حدیث نبوی کے معاملہ میں معمولی سی مداہنت بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔

مولانا اخلاق و عادات کے اعتبار سے بہت اعلیٰ و ارفع، وضعدار، قانع، بردباد، ملنسار کا مرقع تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ وہ انسانیت کے اعلیٰ اقدار کے حامل تھے۔ جماعت اہلحدیث کو منظم اور فعال بنانے میں ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس سے بھی تعلق رہا۔ وہ مجلس عاملہ کے رکن تھے۔ پاکستان جمعیۃ اہلحدیث کے ناظم اعلیٰ اور پھر امیر رہے۔ مولانا سلفی مرحوم بڑے مستقل مزاج اور قانع عالم دین تھے۔ جب مدینہ یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا تو سعودی حکومت نے آپ کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن آپ نے معذرت کر دی اور اپنی جگہ حضرت العلام حافظ محمد گوندلویؒ کو بھیج دیا۔ بہرحال یہ حقیقت ہے کہ مولانا محمد اسمٰعیل سلفیؒ ایک جید عالم دین، صاحب علم و فضل اور علوم اسلامیہ کا بحر ذخار تھے۔ آپ نے ۲۰ فروری ۱۹۶۸ء کو گوجرانوالہ میں رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا غلام رسول مہرؒ

(م ۱۶/ نومبر ۱۹۷۱ء)

مولانا غلام رسول مہر رحمہ اللہ ایک بلند صحافی، سوانح نگار، غالب شناس، اقبال شناس، مترجم، ادیب، شاعر، نقاد، مفکر و مدبر، اور عربی، فارسی انگریزی اور اردو زبانوں پر عبور رکھنے والے اہل قلم اور مؤرخ و محقق تھے۔ برصغیر کی تحریک آزادی میں ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں، مولانا مسلکاً اہلحدیث تھے۔

مولانا غلام رسول مہر ۲۰ ویں صدی کی نابغہ روزگار شخصیات میں سے تھے۔ انہوں نے بہت زیادہ کتابیں تصنیف کیں۔ عربی و فارسی، انگریزی کتابوں کے تراجم بھی کئے اور انہوں نے تقریباً ہر موضوع یعنی تفسیر، حدیث، تاریخ، ادب، شعروشاعری، سوانح وغیرہ پر کتابیں تالیف کیں۔ انہوں نے علم و ادب کی مختلف جہات پر قلم اٹھایا اور ہر پہلو پر بڑے ٹھوس دلائل اور مستند روایات کی روشنی میں اپنے موضوع کو نبھایا۔ سوانح نگاری میں آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا اور سوانح سے متعلق آپ کی تمام تصانیف حرف آخر کی حیثیت رکھتی تھیں۔

غالب، اقبال، امام ابن تیمیہ، حضرت سید احمد شہید، جماعت مجاہدین، سرگزشت مجاہدین، ۱۸۵۷ء کے مجاہد، ان کی ایسی عمدہ اور لاجواب کتابیں ہیں کہ علمی و ادبی دنیا میں اس کی مثال بہت کم ملے گی۔ مولانا غلام رسول مہر ایک عرصہ مولانا ظفر علی خاں کے اخبار ''زمیندار'' کے ایڈیٹر رہے۔ مولانا عبدالمجید سالک سے مولانا مہر کی پہلی ملاقات زمیندار کے دفتر میں ہوئی جو بعد میں گہری دوستی میں بدل گئی اور یہ رفاقت عمر بھر قائم رہی۔ مولانا غلام رسول مہر پر مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا ظفر علی خاں اور علامہ اقبال کی علمی، ادبی، مذہبی و سیاسی فضا کا خاص طور پر غلبہ تھا۔ مولانا مہر نے خود اس کا اعتراف کیا ہے (مضمون اپنی کہانی اپنی زبانی) (ہفت روزہ چٹان لاہور)

مولانا مہر نے ۱۶ نومبر ۱۹۷۱ء کی صبح کو لاہور میں وفات پائی اور مسلم ٹاؤن کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ .....(جاری)

ھدیہ تبریک

معروف سکالر جناب ڈاکٹر رانا تنویر قاسم حفظہ اللہ کو ڈاکٹریٹ (Ph.D) کی ڈگری حاصل کرنے پر ہم ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں اور آئندہ زندگی میں مزید کامیابیوں کے لئے دعا گو ہیں۔

منجانب:۔ اراکین ادارہ ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور 042-37720257

عیدالفطر ایڈیشن

ادارہ عیدالفطر کے مبارک موقع پر ہفت روزہ ''اہل حدیث'' کی خصوصی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہے۔ اہل قلم حضرات اپنے مضامین نظم و نثر اور مشتہرین اپنے اشتہارات 15 جولائی تک دفتر پہنچا دیں۔ شکریہ! **(ادارہ)**

مصرفِ زکوٰۃ، فی سبیل اللہ... مفہوم و اطلاق

تحریر: جناب مولانا محمد خالد سیف

قسط نمبر 2 آخری

مذکورہ دلائل کا جواب

مولانا عبید اللہ رحمانی مبارک پوریؒ نے ان حضرات کے دلائل کے حسبِ ذیل دو جواب دیے ہیں:

پہلا جواب

حدیث ابن عباسؓ کی سند میں ایک راوی عامر بن عبدالواحد الاحول ہے، جس کے بارے میں امام احمدؒ اور نسائیؒ نے کلام کیا ہے؛ حافظ ابن حجرؒ نے اس کے بارے میں لکھا ہے: صدوق یخطیء شیخین نے بھی ابن عباسؓ سے اس قصہ کو روایت کیا ہے، لیکن شیخین کی روایت میں اونٹ کے 'فی سبیل اللہ' وقف کیے جانے کا ذکر نہیں ہے اور نہ اس بات کا ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس خاتون سے فرمایا تھا کہ اگر تم اس پر حج کر لیں تو یہ بھی 'فی سبیل اللہ' ہوتا؛ اس طرح ام معقل کی حدیث میں بہت زیادہ اضطراب اور اس کی سند و متن میں شدید اختلاف ہے، جس کی وجہ سے جمع و تطبیق بہت مشکل ہے اور پھر اس کے بعض طرق میں ضعیف، مجہول اور مدلس راوی بھی ہیں؛ بعض حضرات نے روایات کے اختلاف کی وجہ سے اسے متعدد واقعات پر محمول کیا ہے، لیکن یہ بھی بعید از قیاس ہے۔ ابو لاسؓ کی حدیث کے بارے میں حافظ نے 'فتح' میں لکھا ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں، البتہ ابن اسحاق نے اسے عنعنہ کے ساتھ روایت کیا ہے؛ یہی وجہ ہے کہ ابن المنذر نے اس روایت کے ثبوت میں توقف سے کام لیا ہے۔

دوسرا جواب

محدث مبارک پوریؒ نے ان دلائل کا دوسرا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ بلاشبہ حج 'سبیل اللہ' ہے، بلکہ ہر نیک کام ہی 'فی سبیل اللہ' ہے، لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان احادیث میں مذکور 'فی سبیل اللہ' سے وہی مراد ہے جو آیت مصارفِ زکاۃ میں 'فی سبیل اللہ' سے مراد ہے، کیوں کہ ان احادیث میں 'فی سبیل اللہ' کے الفاظ اپنے عام معنی میں ہیں، جب کہ آیت کریمہ میں اس کے خاص معنی یعنی جہاد مراد ہیں، جیسا کہ حدیث ابوسعید سے واضح ہے؛ ورنہ عام معنی کے اعتبار سے تو تمام اصناف ہی 'فی سبیل اللہ' ہیں۔ حافظ ابن حزمؒ نے لکھا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ حج 'سبیل اللہ' سے ہے اور حضرت ابن عباسؓ سے بھی بہ سند صحیح ثابت ہے کہ مال زکاۃ حج کے لیے دیا جا سکتا ہے تو ہم کہیں گے کہ ہر نیک کام ہی 'فی سبیل اللہ' ہے، لیکن اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ تقسیم زکاۃ کے لیے اللہ تعالیٰ نے نیکی کی تمام صورتوں کو مراد نہیں لیا، لہٰذا زکاۃ کا مصرف صرف وہی ہے جو نص سے ثابت ہے۔

محدث مبارک پوریؒ نے ابن قدامہؒ اور کئی دیگر ائمہ کے اقوال سے بھی ثابت کیا ہے کہ زیادہ صحیح موقف یہی ہے کہ حج کے لیے مال زکاۃ صرف نہ کیا جائے۔ (مرعاۃ المفاتیح 6/239-240، مکتبۃ الرحمٰن السلفی، سرگودھا)

تیسرا قول

اس سلسلے میں تیسرا قول یہ ہے کہ آیت مصارفِ زکاۃ میں 'فی سبیل اللہ' سے نیکی کے تمام اعمال مراد ہیں، کیوں کہ 'فی سبیل اللہ' کے الفاظ عام ہیں؛ کسی صحیح دلیل کے بغیر انھیں نیکی کے بعض کاموں کے لیے خاص نہیں کیا جا سکتا اور تخصیص کے لیے کوئی صحیح دلیل موجود نہیں ہے۔ اس قول کے قائل اہل علم میں سے چند اہم نام اور ان کے استدلال کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں:

''ارشاد باری تعالیٰ 'و فی سبیل اللہ' کے ظاہر الفاظ کا تقاضا ہے کہ انھیں صرف غازیوں کے لیے محدود قرار نہ دیا جائے..... ☆ اس لیے قفال نے اپنی تفسیر میں بعض فقہا کے حوالے سے لکھا ہے کہ انھوں نے مال زکاۃ کو مُردوں کی تکفین، قلعوں کی تعمیر، مساجد کی آبادی اور نیکی کے دیگر تمام کاموں میں صرف کرنا جائز قرار دیا ہے، کیوں کہ 'فی سبیل اللہ' کے الفاظ عام ہیں اور ان تمام کاموں پر مشتمل ہیں۔'' (تفسیر کبیر 16/112)

امام خازنؒ نے لکھا ہے:

''بعض نے کہا ہے کہ یہ الفاظ عام ہیں، انھیں صرف غازیوں تک محدود رکھنا جائز نہیں؛ اس لیے فقہا نے 'سبیل اللہ' کے حصے کو نیکی کے تمام کاموں میں صرف کرنا جائز قرار دیا ہے۔ ان کے نزدیک مُردوں کی تکفین، پلوں اور قلعوں کے بنانے، مساجد کی تعمیر اور نیکی کے دیگر تمام کاموں میں مال زکات صرف کرنا جائز ہے، اس لیے کہ 'فی سبیل اللہ' کے الفاظ عام ہیں، لہٰذا انھیں نیکی کے بعض کاموں کیلئے مختص قرار نہیں دیا جا سکتا۔'' (لباب التاویل فی معانی التنزیل 2/92)

شیخ احمد مصطفیٰ المراغی نے لکھا ہے:

''حق بات یہ ہے کہ 'سبیل اللہ' سے مسلمانوں کی وہ تمام مصالح عام مراد لی جائیں، جن سے دین و حکومت کا استحکام وابستہ ہے؛ صرف افراد کی مصلحتوں کو پیش نظر رکھنا درست نہیں، لہٰذا مال زکاۃ سے حج کے راستے پر امن بنائے جا سکتے ہیں، کھانے اور پانی کا بندوبست کیا جا سکتا ہے اور اگر کوئی دوسرا مصرف نہ ہو تو حجاج کے لیے صحت کی سہولتوں کا انتظام کیا جا سکتا ہے؛ یہاں افراد کو حج کے لیے بھیجنا مراد نہیں، کیوں کہ حج تو صرف صاحبِ استطاعت لوگوں پر واجب ہے۔'' (تفسیر المراغی 1/145)

علامہ رشید رضا نے اس نقطہ نظر کی ترجمانی کرتے ہوئے بہت وضاحت سے لکھا ہے:

''و فی سبیل اللہ' کے الفاظ ان تمام عام مصالح شرعیہ پر مشتمل ہیں جن سے دین و حکومت کا استحکام وابستہ ہے؛ ان میں سرفہرست ہتھیاروں اور فوجیوں کیلیے اسلحہ، سامان خورد و نوش اور اسباب حمل و نقل کی خریداری ہے، تا کہ جنگ کی استعداد فراہم کی جا سکے۔..... ☆ ☆ ہمارے زمانے میں 'فی سبیل اللہ' خرچ کرنے کی ایک اہم صورت ایسی تنظیموں کی طرف سے داعیان اسلام کی تیاری اور انھیں بلاد کفار کی طرف بھیجنا ہے جو ان کی ضروریات کے مطابق انھیں مالی امداد فراہم کر سکیں۔'' (تفسیر المنار 10/587)

سید قطب نے بھی اس حوالے سے توسع کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہے:

''یہ ایک وسیع باب ہے جو مسلمانوں کی جماعت کی ہر اس مصلحت پر مشتمل ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے کلمہ کو سربلندی نصیب ہو۔ جس میں سرفہرست جہاد کے لیے سازو سامان کی تیاری، رضاکاروں کی تیاری وتربیت، سب لوگوں کے سامنے اسلام کی دعوت کے پیش کرنے اور اس کے احکام وشرائع کو بیان کرنے کے لیے وفود کی روانگی اور ایسے مدارس اور یونی ورسٹیوں کی تاسیس وتشکیل ہے، جو نوجوانوں کی صحیح اسلامی تربیت کریں اور ہم اپنے بچوں کو نہ تو ایسے سرکاری سکولوں میں بھیجیں، جو انھیں اسلام کے سوا ہر چیز کی تعلیم دیں اور نہ انھیں مشنری سکولوں میں بھیجیں، جو ان کے بچپن اور لڑکپن کو کچل دیں اور وہ دشمن کے مسموم ارادوں کی تردید نہ کرسکیں۔'' (فی ظلال القرآن 1/82)

شیخ محمود شلتوت سے فتویٰ پوچھا گیا کہ کیا مساجد بنانے کے لیے زکاۃ صرف کرنا جائز ہے؟ انھوں نے اس کا جواب دیا:

''اگر بستی کی اکلوتی مسجد کے بنانے اور تعمیر کرنے کا ارادہ ہو، یا بستی میں مسجد تو اور بھی ہو، لیکن یہ مسجد چھوٹی اور نمازیوں کی تعداد زیادہ ہو اور وہ ایک اور مسجد بنانے کی ضرورت محسوس کرتے ہوں تو ایسی مسجد کی تعمیر یا اس کی اصلاح کے لیے زکات خرچ کرنا شرعاً جائز ہے۔ اس صورت میں مسجد پر زکاۃ خرچ کرنا زکات کا وہی مصرف ہوگا، جو سورہ توبہ کی آیت مصارف زکاۃ میں 'سبیل اللہ' کے نام سے مذکور ہے۔

ہمارا یہ موقف اس بات پر مبنی ہے کہ 'سبیل اللہ' سے مراد وہ مصالح عامہ ہیں جن سے تمام مسلمان فائدہ اٹھاتے ہوں اور وہ کسی ایک متعین فرد کے ساتھ مخصوص نہ ہوں؛ لہٰذا 'سبیل اللہ' کے الفاظ مساجد، ہسپتالوں، تعلیمی اداروں اور لوہے کے ان کارخانوں پر مشتمل ہیں جو مفاد عامہ کے لیے ہوں۔ یہاں شیخ شلتوت نے مسئلہ میں اختلاف کا تذکرہ کرتے ہوئے قفال کا یہ قول نقل کیا ہے کہ نیکی کے تمام کاموں میں زکاۃ صرف کرنا جائز ہے اور پھر لکھا ہے کہ میرے نزدیک یہی قول پسندیدہ اور قابل اطمینان ہے اور میں اس کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں، لیکن مسجد کے بارے میں مذکورہ بالا شرط کے ساتھ، ورنہ مسجد کی بجائے دیگر مصارف پر خرچ کرنا زیادہ بہتر ہو گا۔'' (محمود شلتوت، الفتاویٰ، ص 219)

دلائل

ان حضرات نے جیسا کہ قبل ازیں اشارہ کیا جا چکا ہے، درج ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے:

① 'فی سبیل اللہ' کے الفاظ عام ہیں، لہٰذا نیکی کے تمام کاموں کی بجائے انھیں بعض کاموں تک محدود کر دینا جائز نہیں اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ حدیث عطا بن یسار 'لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمسَة' میں غازی فی سبیل اللہ کو بھی شمار کیا گیا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ 'سبیل اللہ' سے متعین طور پر جہاد ہی مراد ہے تو یہ بات صحیح نہیں ہے، کیوں کہ اس حدیث سے تو زیادہ سے زیادہ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ 'سبیل اللہ' کی مد سے مجاہد کو بھی دیا جا سکتا ہے، خواہ وہ صاحب ثروت ہی کیوں نہ ہو اور 'سبیل اللہ' صرف جہاد ہی نہیں بلکہ اور بہت سے امور خیر بھی 'سبیل اللہ' میں شامل ہیں۔

② سنت سے ثابت ہے کہ حج وعمرہ کو بھی 'سبیل اللہ' میں شمار کیا گیا ہے، جیسا کہ ابولاس، ام معقل اور ابن عباس سے مروی احادیث سے ثابت ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ کے آثار سے بھی ثابت ہے کہ انھوں نے حج کو 'سبیل اللہ' میں شمار کیا ہے۔ اس طرح سنت میں اور بھی بہت سے امور خیر، مثلاً مسلمانوں میں الفت ومحبت کے جذبات پروان چڑھانے، ان کی دل جوئی اور ان کے حقوق کی حفاظت کو بھی 'سبیل اللہ' میں شمار کیا گیا ہے؛ آں حضرت نے ایک مقتول کی دیت بھی زکاۃ کے اونٹوں سے ادا فرمائی تھی؛ ان دلائل سے معلوم ہوا کہ مصارف زکاۃ میں 'فی سبیل اللہ' کے الفاظ اپنے عام مفہوم میں ہیں، ان سے کوئی خاص مفہوم مراد نہیں۔

جواب

اس تیسرے قول کا جواب دیتے ہوئے مولانا عبیداللہ رحمانی مبارک پوریؒ نے لکھا ہے کہ فی 'سبیل اللہ' کے بارے میں اہل علم کے تینوں اقوال میں سے یہ تیسرا قول سب سے زیادہ ناشائستہ اعتماد ہے، کیوں کہ اس کے حق میں کتاب، سنت صحیح یا سقیم اجماع، صحابی کی رائے اور قیاس صحیح یا فاسد سے کوئی دلیل نہیں، بل کہ یہ قول صحیح وثابت حدیث، یعنی حدیث ابوسعید کے مخالف ہے؛ سلف میں سے کوئی بھی اس عموم کا قائل نہیں۔ اس بارے میں قفال نے اپنی تفسیر میں بعض فقہا کا جو قول نقل کیا ہے تو وہ مجہول ہیں اور قاضی عیاض نے جو بعض علما کا حوالہ دیا ہے تو وہ بھی غیر معروف ہیں۔ اسی طرح صاحب تفسیر المنار علامہ رشید رضا نے اسے عموم پر محمول کرتے ہوئے جو یہ لکھا ہے کہ 'فی سبیل اللہ' کے یہ الفاظ ہر اس نیک کام پر مشتمل ہیں، جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو اس عموم کا سلف وخلف میں سے کوئی بھی قائل نہیں ہے اور یہ بات یہاں مراد بھی نہیں ہوسکتی، کیوں کہ 'فی سبیل اللہ' عمل کے لیے جس اخلاص کی ضرورت ہوتی ہے، وہ ایک باطنی امر ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا اسے کوئی نہیں جانتا، لہٰذا مالی حقوق کو اس کے ساتھ نہیں ملایا جا سکتا، ورنہ لازم آئے گا کہ ہر نماز پڑھنے والا، روزہ رکھنے والا، صدقہ کرنے والا، تلاوت قرآن کرنے والا، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور ہٹانے والا اپنے اس عمل کی وجہ سے زکاۃ کا مستحق ہے؛ اسے زکات دینا واجب اور اس کے لیے زکات لینا جائز ہے، خواہ وہ دولت مند ہی کیوں نہ ہو، حالانکہ یہ بات بالاجماع ممنوع ہے اور پھر یہ بات مستحقین کے مخصوص اصناف میں محصور کر دیے جانے کے بھی منافی ہے۔

اس قول کے لیے صحیح بخاری کی اس حدیث سے جو استدلال کیا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خیبر میں قتل ہونے والے ایک انصاری کی دیت میں زکاۃ کے سو اونٹ عطا فرما دیے تھے تو یہ روایت صحیح بخاری ہی کی ایک دوسری روایت کے مخالف ہے، جس میں یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس کی دیت اپنے پاس سے ادا فرمائی تھی۔ ان دونوں روایتوں میں اس طرح تطبیق دی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے یہ اونٹ ان لوگوں سے خرید لیے تھے، جنھیں یہ بہ طور زکاۃ دیے گئے تھے اور پھر آپ نے یہ مقتول کے وارثوں کو دے دیے؛ امام نوویؒ نے اسے جمہور کا قول قرار دیا ہے؛ لہٰذا یہ حدیث بھی عموم کے قائل حضرات کی دلیل نہیں بن سکتی۔ لہٰذا زکات کو مسجد اور دینی اداروں کی عمارت، پلوں کی تعمیر، راستوں کی درستی، مُردوں کی تکفین، ان کے قرضوں کی ادائیگی اور اس نوع کے دیگر نیک کاموں میں صرف نہیں کیا جا سکتا، کیوں کہ یہ امور منصوص مصارف میں سے نہیں ہیں۔ حدیث ابوسعید بھی عموم کے منافی ہے

اور وہ گویا نص ہے کہ آیت کریمہ میں 'سبیل اللہ' سے مراد بہ طور خاص غازی اور مجاہد ہی ہیں، لہٰذا اس حدیث کے مطابق عمل کرنا واجب ہے۔ (مرعاۃ المفاتیح 6/241)

شیخ یوسف قرضاوی کا موقف

عصر حاضر کے نامور اہل علم وقلم ڈاکٹر یوسف قرضاوی نے زکات کے موضوع پر 'فقہ الزکاۃ' کے نام سے نہایت اہم کتاب تصنیف فرمائی ہے؛ مسئلہ زیر بحث کے بارے میں ان کی تحقیق ذیل میں پیش کی جاتی ہے:

انھوں نے لکھا ہے کہ میں اس بات کو ترجیح دیتا ہوں کہ اس آیت کریمہ میں 'سبیل اللہ' کو عام معنی پر محمول کرنا درست نہیں، کیوں کہ یہ عموم تو اپنے دامن میں بہت سی جہات کو لیے ہوئے ہے، جس کی وجہ سے اشخاص تو کجا مصارف کی اصناف کا حصر بھی ممکن نہیں ہوگا اور یہ اس بات کے منافی ہے کہ مصرف زکاۃ کو آٹھ میں محصور ومحدود کر دیا گیا ہے، جیسا کہ آیت کریمہ سے ظاہر ہے اور جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((إن الله تعالى لم يرض بحكم نبي ولا غيره في الصدقات حتى حكم فيها هو فجزاها ثمانية اجزاء)) (ابوداود: رقم: ١٦٣٠)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے زکاۃ کے بارے میں کسی نبی یا غیر نبی کے حکم کو پسند نہیں کیا، بل کہ اس نے خود اس کا فیصلہ فرماتے ہوئے اسے آٹھ حصوں میں تقسیم فرمادیا ہے۔''

'سبیل اللہ' اپنے معنی عام کے اعتبار سے فقرا و مساکین اور دیگر سات اصناف پر بھی مشتمل ہے، کیوں کہ یہ تمام نیکی وتقویٰ کے کام ہیں، تو پھر اس مصرف اور اس سے پہلے اور بعد کے مصارف میں فرق کیا ہوا؟

اللہ تعالیٰ کا کلام بلاغت نظام بے فائدہ تکرار سے پاک ہے، لہٰذا اس کے بغیر چارہ کار نہیں کہ 'سبیل اللہ' سے خاص معنی مراد لیے جائیں، جو اسے دیگر مصارف سے ممتاز کر دیں؛ اس لیے زمانہ قدیم ہی سے مفسرین وفقہا نے یہاں 'سبیل اللہ' سے اس کے خاص معنی جہاد مراد لیے ہیں۔ ابن الاثیرؒ نے لکھا ہے کہ کثرت استعمال کی وجہ سے 'سبیل اللہ' کے الفاظ جہاد ہی کے معنی میں مخصوص ہیں۔ ابن الاثیر کی اس بات کی تائید طبرانی کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے کہ صحابہ کرامؓ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے؛ انھوں نے ایک مضبوط وقوی نوجوان کو دیکھا، تو کہا: ''اے کاش! یہ اپنی جوانی اور توانائی کو 'فی سبیل اللہ' لٹا دے!'' ان کا مقصود یہ تھا کہ یہ نوجوان اپنی جوانی اور قوت وتوانائی کو جہاد اور اسلام کی نصرت وحمایت کے لیے وقف کر دے۔

رسول اللہ ﷺ کی بہت سی احادیث مبارکہ اور حضرات صحابہ کرامؓ کے متعدد اقوال بھی اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ 'سبیل اللہ' کے معنی جہاد ہی کے ہیں، جیسا کہ حضرت عمرؓ کا قول ہے:

((حملت على فرس في سبيل الله))

''میں نے اللہ کے راستے میں ایک گھوڑے کی سواری دی۔''

یعنی میں نے جہاد کے لیے ایک گھوڑا دیا۔ صحیحین میں حدیث ہے:

((لغدوة في سبيل الله او روحة خير من الدنيا ومافيها)) (بخاری، رقم: ٢٧٩٢)

''اللہ کے راستے میں ایک صبح یا شام دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔''

صحیح بخاری کی حدیث کے الفاظ ہیں:

((من احتبس فرسا في سبيل الله ايمانا بالله وتصديقا بوعده، فان شبعه وريه وروثه وبوله في ميزانه يوم القيامة)) (بخاری، رقم: ٢٨٥٣)

''جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک پر ایمان اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے ایک گھوڑا اللہ کے راستے میں دے دیا، تو اس کا کھانا، پینا، لید اور پیشاب روز قیامت اس کے میزان میں رکھا جائے گا۔''

((ما من عبد يصوم يوما في سبيل الله الا باعدالله بذلك اليوم وجهه عن النار سبعين خريفا)) (مسلم، رقم 2711)

''جو بندہ اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھے، تو اس دن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے سے آتش دوزخ کو ستر سال دور کر دے گا۔''

یعنی یہ سب کچھ نیکیاں بن جائیں گی اور میزان میں رکھ کر انھیں تولا جائے گا؛ اسی طرح صحیح بخاری وصحیح مسلم میں حدیث ہے:

سنن نسائی وترمذی میں حدیث ہے:

((من انفق نفقة في سبيل الله كتبت له بسبع مائة ضعف)) (نسائی، رقم: ٣١٨٨، ترمذی، رقم: ٦٢٥)

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرے، تو اس کا سات سو گنا اجر وثواب لکھا جاتا ہے۔''

صحیح بخاری میں ہے:

((ما اغبرت قدما عبد في سبيل الله فتمسه النار)) (بخاری، رقم: ٢٦٥٦)

''جس بندے کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوں، تو انھیں جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی''۔

ان تمام احادیث مبارکہ میں اہل علم نے 'فی سبیل اللہ' سے جہاد ہی مراد لیا ہے؛ یہ تمام قرائن اس بات کو ترجیح دینے کے لیے کافی ہیں کہ آیت مصارف زکات میں 'فی سبیل اللہ' سے مراد جہاد ہے، یہاں اس کے لغوی معنی مراد نہیں ہیں؛ جمہور کا بھی یہی قول ہے اور حدیث 'لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمسَةٍ.....' سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ اس میں غازی 'فی سبیل اللہ' کا بھی ذکر ہے۔ (فقہ الزکاۃ 2/657-652، طبع اوّل)

خلاصہ کلام: آیت مصارف زکات میں 'فی سبیل اللہ' سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں تین اقوال ہیں:

① اس سے مراد جہاد فی سبیل اللہ ہے۔
② اس سے مراد حج اور عمرہ ہے۔
③ اس سے تمام اعمال صالحہ مراد ہیں۔

ان میں سے پہلا قول سب سے زیادہ صحیح اور قابل ترجیح ہے؛ کتاب وسنت کے دلائل سے اسی کی تائید ہوتی ہے اور جمہور اہل علم کا بھی یہی مذہب ہے۔ سعودی عرب کی 'ھیئة کبارالعلماء' کی بھی یہی تحقیق ہے، جیسا کہ کبار علما کی اس انجمن کی طرف سے 'فی سبیل اللہ' کے زیر عنوان ایک تحقیقی مقالہ 'مجلۃ البحوث الاسلامیۃ' (ج1، ش2، مجریہ 1395ھ) میں شائع ہوا تھا؛ ہم نے بھی اس تحقیقی مقالہ سے استفادہ کیا ہے۔

ضروری تصحیح

شمارہ نمبر 27 مجریہ 4 تا 10 جولائی 2014ء کے ادارتی کالم میں جہاں اسلام میں ایمان کے اجزاء کا ذکر ہوا ہے وہاں ''ایک اچھی یا بری تقدیر پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔'' یہ جزو سہواً رہ گیا تھا۔ اس پر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور عفو خواہ ہیں۔ قارئین کرام تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

رمضان المبارک میں ہونیوالے سنہرے واقعات

تحریر
جناب
مولانا عبدالمالک مجاہد
دارالسلام الریاض

قسط نمبر 2

معرکہ شذونہ

☆ رمضان 91 ہجری میں مسلم کمانڈر انچیف موسیٰ بن نصیر کے حکم پر طریف بن مالک نے اندلس کے ساحل پر واقع بستیوں کو روند ڈالا۔ طریف کے بعد اسلامی تاریخ کا مشہور ہیرو طارق بن زیاد شعبان 92 ہجری میں جبل طارق پر نمودار ہوا۔ اس کے ہمراہ سات ہزار کا لشکر تھا۔ بلاشبہ امت اسلام کے لیے یہ سنہرے ایام تھے۔ ''سبتہ'' نامی شہر یہاں سے زیادہ دور نہیں۔ یہ جگہ اصلاً مراکش کا حصہ ہے' آج کل اس پر پرتگال کا قبضہ ہے۔ سبتہ پر ان دنوں کاؤنٹ جولین حاکم تھا جس نے مسلمانوں سے صلح کر لی تھی اور ان کی مدد کر رہا تھا۔ اس کے جہازوں پر افریقہ کے نوجوان لدے ہوئے آ پہنچے۔ ان لوگوں نے یہاں پہنچتے ہی نعرہ تکبیر بلند کیا۔ اس علاقے میں اللہ کی بڑائی اور عظمت کا یہ پہلا نعرہ تھا جو اس سرزمین پر گونجا۔ پہلے کارواں میں ایک ہزار بربر آئے تھے۔ انہیں یہاں چھوڑ کر بحری جہاز واپس چلے گئے۔ پھر دھڑا دھر مسلم بربر فوجی یہاں آنا شروع ہوئے۔ سات دنوں میں سات ہزار بربر جوان اور تین سو عرب سردار اندلس کے ساحل پر اترتے ہیں۔ ان کے قائد طارق بن زیاد آخری جہاز پر تشریف لاتے ہیں۔ جیسے ہی وہ اندلس کے ساحل پر اترے تو نعرہ تکبیر بلند کیا۔ اسلامی لشکر کے جوانوں نے پورے جذبہ ایمانی اور بھرپور جوش وخروش کے ساتھ اپنے قائد کے نعرے کا جواب دیا۔

جس جگہ طارق بن زیاد اترے اس کا نام اب جبل الطارق ہے۔ یہ علاقہ اب تاج برطانیہ کے ماتحت ہے۔ طارق بن زیاد کی پہلی منزل اندلس کے جنوب میں واقع جزیرہ خضراء تھا۔ مسلمانوں کا پہلا سامنا اس علاقے کے حاکم ''تدمیر'' سے ہوا۔ تدمیر اور اس کا لشکر مسلمانوں کے عزم کے کوہ گراں کے سامنے زیادہ دیر نہ ٹھہر سکا۔ انہوں نے فرار ہونے میں ہی عافیت سمجھی۔ شکست کے بعد تدمیر نے اندلس کے حاکم ''لذریق'' کو تحریری پیغام بھیجا جو تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہو گیا:

''لذریق ہمیں بچاؤ۔ ہمارے یہاں ایک عجیب وغریب قوم اتری ہے، پتہ نہیں ان کا تعلق زمین سے ہے یا آسمان سے''۔

تدمیر نے تو ڈر کے مارے یہ الفاظ تحریر کیے تھے لیکن حقیقت یہی تھی کہ مسلمان واقعی عجیب وغریب لوگ تھے۔ دیگر فاتحین کے برخلاف اگر کسی علاقے کے لوگ مسلمان ہو جاتے تو یہ لوگ ان کے اموال واسباب کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔ ان لوگوں کو بھی وہی حقوق حاصل ہوتے جو پیدائشی مسلمانوں کو حاصل تھے۔ اگر کوئی قوم مسلمان نہ ہوتی، جزیہ دینے کا معاہدہ کر لیتی تو یہ لوگ جزیہ کی انتہائی محدود رقم کے علاوہ کسی چیز پر اپنا حق نہیں جتلاتے تھے اور اس کے عوض ہر طرح کے خطرات سے ان کا دفاع کرتے۔ اگر کبھی مسلمان ان کا دفاع کرنے سے قاصر ہوتے تو ان کا جزیہ واپس کر دیتے۔ اگر کوئی قوم اسلام اور جزیہ کے دونوں آپشن قبول نہ کرتی تو پھر ان سے لڑ کر فتح حاصل کرتے' مگر تاریخ عالم نے کبھی ان جیسے مشفق اور مہربان فاتح نہیں دیکھے۔

لذریق کے پاس تدمیر کا فریاد نامہ پہنچ تو گیا لیکن اسے معاملے کی سنگینی کا احساس نہ ہو سکا۔ اس نے سمجھا کہ یہ کوئی چھوٹا موٹا فتنہ ہے اور یہ لوگ کچھ علاقوں میں لوٹ مار مچانے کے بعد واپس چلے جائیں گے۔ اس نے اپنے بھانجے ''بنشیو'' کی قیادت میں ایک لشکر بھیجا۔ اس لشکر کا انجام بھی پہلے لشکر والا ہی ہوا۔ فوج کا کمانڈر بنشیو مارا گیا اور باقی لشکر تتر بتر ہو گیا۔ جب میدان جنگ سے فرار ہونے والوں نے اس ہولناک لشکر کی فتح کے بارے میں لذریق کو بتایا تو یہ خبر اس پر بجلی بن کر گری۔ اس پر فی الواقع پاگل پن کا ایسا دورہ پڑا کہ اپنے غرور وتکبر کے زیر اثر اس نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کرنے کا حکم دے دیا۔

طارق بن زیاد کو جب لذریق کی تیاریوں کی اطلاع ملی اور پتہ چلا کہ وہ ان کے مقابلے میں کم از کم ایک لاکھ سواروں کا لشکر لا رہا ہے' جن میں اکثر گھڑ سوار ہیں تو انہوں نے سوچا کہ محض سات ہزار سپاہیوں کے ساتھ اتنے بڑے لشکر کا مقابلہ کرنا مناسب نہ ہوگا؛ چنانچہ انہوں نے فی الفور موسیٰ بن نصیر سے مزید کمک کی استدعا کی۔ موسیٰ بن نصیر نے معاملے کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے بڑی سرعت کے ساتھ طریف بن مالک کی قیادت میں پانچ ہزار کا لشکر بھیج دیا' ان میں سے کسی کے پاس بھی گھوڑا نہ تھا۔ یہ لوگ بحری جہازوں پر بیٹھ کر بڑی سرعت سے پہنچے۔ اب مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار ہو گئی تھی۔ ان میں سے اکثریت پیدل جنگجوؤں کی تھی' محض کچھ فوجیوں کے پاس ہی گھوڑے تھے۔ ان کے مقابلے میں ایک لاکھ کا لشکر تھا۔ اب بھی ایک اور آٹھ کا مقابلہ تھا' لیکن مسلمان پوری طرح مطمئن اور پراعتماد تھے۔ خوفزدہ ہونا تو انہوں نے سیکھا ہی نہیں تھا۔

طارق بن زیاد نے لذریق کے لشکر کا سامنا کرنے کے لیے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ ایک ایسی جگہ تلاش کی جو جنگ کے لیے مناسب ترین ہو۔ وادی ''برباط'' کا انتخاب کیا اسے وادی ''لکہ'' بھی کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اس جنگ کو معرکہ ''شذونہ'' کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ طارق بن زیاد نے اس جگہ کا انتخاب کر کے انتہائی سوجھ بوجھ اور عسکری مہارت کا مظاہرہ کیا تھا۔ اس مقصد کے لیے اس سے بہتر جگہ ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ اسلامی لشکر کے پیچھے اور دائیں جانب بلند وبالا پہاڑ تھے۔ اس سے مسلمانوں کی پشت اور دائیں جانب محفوظ ہو گئی۔ مسلمانوں کی بائیں جانب سمندر تھا' اس لیے یہ جانب بھی محفوظ تھی۔ البتہ پچھلی جانب پہاڑوں کے درمیان ایک وادی تھی جہاں سے دشمن حملہ آور ہو سکتا تھا' مگر طارق نے ایک ماہر جرنیل کی طرح وہاں طریف بن مالک کی قیادت میں ایک مضبوط فوجی دستے کی ڈیوٹی لگا دی تاکہ اس طرف سے کوئی دشمن دخل اندازی نہ کر سکے۔ تینوں اطراف سے مطمئن ہونے کے بعد اب طارق کے لیے آسان ہو گیا کہ وہ اپنی پوری توجہ سامنے کی جانب مرکوز کریں اور سامنے سے آنے والے دشمن کا پوری توجہ سے مقابلہ کریں۔ اسلامی لشکر اس کے لیے پوری طرح تیار تھا۔

دوسری طرف لذریق ایک لاکھ لشکر کے ساتھ اس

شان کے ساتھ میدان میں آیا کہ اس نے سر پر سونے کا بیش قیمت تاج پہن رکھا تھا۔ سونے کی کڑھائی والا لباس بھی زیب تن کر رکھا تھا۔ اس کے تخت پر بھی جا بجا سونے سے کشیدہ کاری کی گئی تھی۔ وہ تکبر، خود پسندی اور غرور کی انتہا پر پہنچا ہوا تھا۔ اپنے ساتھ بہت سے خچروں پر وہ رسیاں بھی لاد کر لایا تا کہ جنگ کے بعد مسلمان قیدیوں کو ان کے ساتھ باندھ سکے، مگر وہ جانتا نہیں تھا کہ اس کا واسطہ کن لوگوں سے پڑا ہے۔

یہ معرکہ جو اپنی اہمیت کے اعتبار سے قادسیہ اور یرموک کے ہم پلہ ہے 28 رمضان المبارک 92 ہجری کو 19 جولائی 711ء میں وادی برباط میں برپا ہوا۔

معزز قارئین! وادی برباط میں ایک طرف مادی وسائل، افرادی قوت اور نمود ونمائش تھی جبکہ دوسری طرف اخلاص، للّٰہیت، وفا اور جذبہ جہاد سے سرشار مجاہدین تھے۔ ان دونوں لشکروں کے درمیان ایسا عظیم معرکہ برپا ہوا کہ چشم فلک نے خال خال ہی اس جیسے مناظر دیکھے ہونگے۔ مغرب اور اندلس میں اس جیسا معرکہ کبھی بپا نہیں ہوا۔ پہلے پہل تو ایسا محسوس ہوا کہ انسانوں کے ایک سمندر نے ایک چھوٹے سے جزیرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور اب اس جزیرے کو ہزیمت اٹھانے سے کوئی قوت روک نہیں سکتی، لیکن پھر رفتہ رفتہ سرتن سے جدا ہونے لگے، اعضاء کٹ کٹ کر بکھرنے لگے، گھوڑے اپنے سواروں سے محروم ہوکر سرپٹ ادھر ادھر بھاگنے لگے اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ بظاہر چھوٹی لیکن مضبوط چٹانوں سے سمندر کی لہریں ٹکرا ٹکرا کر پسپا ہو رہی ہیں۔ وادی برباط میں ایسا خونریز معرکہ ہوا کہ تاریخ عالم، خصوصاً تاریخ اسلام میں اس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔ مسلسل آٹھ دن تک لڑائی ہوتی رہی۔ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین اسلام کے صبر اور شجاعت کی لاج رکھی۔ آٹھ دن کے بعد منظر یہ تھا کہ ساری وادی برباط لاشوں سے اٹ چکی تھی۔ عرصہ دراز تک یہاں گدھ منڈلاتے رہے، ہڈیاں اور انسانی ڈھانچے نظر آتے رہے۔ لذریق قتل ہوگیا یا فرار ہوکر کسی بے نام جگہ پر ذلت کی موت مرگیا۔ اس جنگ کے بعد کہیں بھی اس کا نام ونشان نہیں ملا۔ مسلمانوں نے تین ہزار قیمتی جانوں کی قربانی دے کر یورپ میں اسلام کے داخلے کی بنیاد رکھی۔ مسلمانوں کو اس جنگ میں بے پناہ مال غنیمت حاصل ہوا۔ اس جنگ کے نتیجے میں مسلمان مجاہدین میں سے ہر ایک کو گھوڑا مل گیا۔

محاسبے کا وقت آ پہنچا ہے

تحریر: جناب میاں محمد سلیم شاہد، گوجرانوالہ

انسان کی زندگی برف کی مانند ہے۔ اس کو استعمال کریں یا نہ کریں یہ پگھلتی رہتی ہے۔ اگر برف استعمال میں لا کر پگھل جائے تو انسان کا مقصد پورا ہو جاتا ہے اور اگر برف ویسے ہی پگھل جائے تو وہ کسی بھی کام نہ آئی اور ضائع ہوگئی۔ بالکل اسی طرح انسان کی مثال ہے، وہ اچھے کام کرے تب بھی وقت گزر جاتا ہے، وہ اللہ کی نافرمانی کرے تب بھی وقت گزر جاتا ہے۔ دن رات، ہفتے، مہینے اور سال زندگی کے اس طرح گزر جاتے ہیں کہ انسان کو پتہ بھی نہیں چلتا۔ اگر زندگی کے یہ دن رات بامقصد گزرے ہوں گے تو آخرت میں اللہ کی طرف سے عزت و احترام بھی ملے گا اور انعام بھی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ﴾

(الانبیاء:۱)

اس میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو جھنجوڑا ہے اور کہا ہے کہ وہ آنکھیں کھولے اور اس چیز کو صحیح طور پر پہچانے کہ آخر اسے کس مقصد کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کا مقصدِ حیات یوں بیان فرمایا ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾

(الذاریات:۵۶)

''میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔''

جب ہم عبادت کریں گے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم نے سمجھ لیا کہ حساب کا وقت واقعی قریب ہے، ہمیں غفلت میں نہیں رہنا چاہیے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر بھی اس کا تذکرہ فرمایا ہے۔ (ترجمہ)

''اے لوگو! میری عبادت کرو، میں ہی تمہیں پیدا کرنے والا ہوں اور میں نے ہی تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تا کہ تم متقی اور پرہیزگار بن جاؤ۔''

جب انسان متقی اور پرہیزگار بن جاتا ہے، اللہ تعالیٰ سے ڈر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر اس کے حامی و ناصر بن جاتے ہیں۔ بنی اسرائیل کے زمانے کا واقعہ آپ نے پہلے بھی علماء کرام سے سنا ہوگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ تھا، بارش نہیں ہو رہی تھی کہ بنی اسرائیل کی قوم اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئی اور ان سے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی علیہ السلام! آپ نے اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ بارش برسائے کیونکہ قحط سالی شروع ہو چکی ہے۔ اناج وغیرہ سب کچھ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ انسان، حیوان، پرند، چرند سب قحط سالی کی زد میں آ چکے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے حامی بھر لی۔ وقت مقررہ پر لوگ ہزاروں کی تعداد میں ایک میدان میں جمع ہوگئے اور موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا شروع کر دی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کی دعا کے جواب میں کہا کہ اے میرے نبی علیہ السلام! یہ جو لوگ اکٹھے ہوئے ہیں ان میں ایک شخص ایسا ہے جس نے ۴۰ سال تک گناہوں کی زندگی بسر کی ہے، ابھی تک اس کے دل میں خوف خدا پیدا نہیں ہوا۔ جب تک یہ شخص یہاں موجود ہے، میں آپ کی دعا قبول نہیں کروں گا۔ یہی وہ شخص ہے جس کی وجہ سے میں بارش نہیں برسا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام سے کہا کہ اس شخص سے کہیں کہ اس مجلس سے نکل جائے تو میں بارش برسا دیتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام بنی اسرائیل کے لوگوں کو سنایا۔ اب سب لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے کہ وہ کون بدنصیب ہے جس کی وجہ سے ساری قوم کو سزا مل رہی ہے۔ اب یہ شخص جو چالیس سال سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہا تھا، اس کے دل میں خیال آیا کہ اگر میں یہاں سے نکل جاؤں تو بے عزتی ہوگی اور اگر میں نہ نکلوں تو میری وجہ سے دوسرے لوگ بھی بھوکے مر جائیں گے۔ اس نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں اور التجائیں کرتے ہوئے فریاد کی کہ اے اللہ! آج مجھے ذلیل و رسوا ہونے سے بچا لے۔ میں آئندہ تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید جانتے ہیں ابھی اس گناہگار آدمی نے بات بھی مکمل نہیں کی تھی کہ کالی گھٹائیں آنا شروع ہوگئیں اور تیز بارش آگئی۔ موسیٰ علیہ السلام بھی حیران اور لوگ بھی حیران و پریشان کہ ابھی اس مجمع سے کوئی گیا نہیں لیکن بارش تو آگئی، لوگ موسیٰ علیہ السلام سے سوال کرنے لگے۔ موسیٰ علیہ السلام خود بھی پریشان تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ بہرحال موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے رابطہ کیا اور اس سلسلہ میں پوچھا۔ اے اللہ! آپ نے تو کہا تھا کہ جب تک تیرا نافرمان بندہ یہاں سے نہیں نکلے گا بارش نہیں برسائے گا، لیکن کوئی شخص بھی نہیں نکلا اور تو نے بارش بھی برسا دی ہے۔ لوگ جواب پوچھتے ہیں، میں کیا جواب دوں تو اللہ تعالیٰ نے وحی کر دی کہ میرے اس گناہگار بندے نے سچے اور پکے دل سے مجھ سے معافی مانگ لی ہے۔ میری اور اس بندے کی صلح ہوگئی تو جناب موسیٰ علیہ السلام عرض کرتے ہیں: اے اللہ! مجھے وہ شخص دکھا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب وہ ۴۰ سال سے میری نافرمانی کر رہا تھا تب میں نے اسے کسی کے سامنے ذلیل نہیں کیا تو آج کیسے اسے آپ کے سامنے پیش کر سکتا ہوں۔ اب وہ عزت والا بن گیا ہے، اب وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں۔ جب کوئی اللہ تعالیٰ کا بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر کس طرح عزت افزائی فرماتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بن جائیں۔ (آمین!)

اخبار الجماعۃ

سیرت امام الانبیاء کانفرنس

ساتویں سالانہ دو روزہ سیرت امام الانبیاء ﷺ کانفرنس 12-13 مئی 2014ء کو اٹھمقام اور کٹھ پیراں میں زیر اہتمام مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع نیلم منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت قاری قمر الدین عثمانی امیر ضلع نیلم نے کی۔ کانفرنس میں پاکستان اور آزاد کشمیر کے نامور علمائے کرام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ جس میں حضرت مولانا حافظ طارق محمود یزدانی گجرات، حضرت مولانا عتیق الرحمٰن شاہ محمدی، حضرت مولانا صفدر عثمانی گوجرانوالہ، حضرت مولانا حافظ افتخار الٰہی ظہیر گوجرانوالہ، حضرت مولانا عبدالشکور محمدی گوجرانوالہ، حضرت مولانا تنویر قمر گوجرانوالہ، حضرت مولانا عثمان بشیر سعیدی گوجرانوالہ، حضرت مولانا قاری صفی اللہ بشیر اور دیگر علمائے کرام نے خطابات فرمائے۔

الداعی الی الخیر: مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع نیلم وسیرت کمیٹی کٹھ پیراں

دروسِ قرآن مجید

مرکزی جمعیت اہل حدیث سیکٹر ترکھنی بنگلہ سالانہ اجلاس 11 جون 2014ء بروز بدھ جامعہ اسلامیہ مرکز اہل حدیث اڈا ترکھنی بنگلہ میں منعقد ہوا اور طے ہوا کہ 20 دروس القرآن بعد نماز فجر اور آٹھ اہل حدیث پروگرامز بعد نماز تراویح ہونگے۔ جس کی سرپرستی حضرت حافظ عبدالعزیز ربانی ناظم تبلیغ ضلع پاکپتن کریں گے

منجانب:۔ قاری بلال شاد گجر نائب صدر A.Y.F تحصیل عارفوالہ

وضاحت

گوجرانوالہ کی شہری مرکزی جمعیت میں ناظم تبلیغ کی ذمہ داری مولانا قاری غلام مصطفیٰ صاحب کے پاس ہے۔ گزشتہ شمارہ نمبر 27 میں لاعلمی کی وجہ سے مولانا عبدالغنی محمدی کو ناظم تبلیغ لکھا گیا ان کا گوجرانوالہ کی شہری تنظیم سے کوئی تعلق نہ ہے۔

نوٹ: احباب جماعت تبلیغی وتنظیمی حوالے سے مولانا قاری مصطفیٰ ناظم تبلیغ گوجرانوالہ سٹی کے موبائل نمبر 0321-6470725 پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

منجانب:۔ عبدالرحیم قریشی ناظم دفتر مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب

جناب محمد عارف کی اہلیہ کا انتقال

انجینئر میاں عبدالمجید پنوی مرحوم کی بہو اور جمعیۃ المناھل الخیریہ گوجرانوالہ کے مسئول قسم المشاریع انجینئر میاں محمد عارف کی اہلیہ محترمہ طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ انتہائی نیک، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔ نماز جمعہ کے بعد مرحومہ کی غائبانہ نماز جنازہ مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چوک اہل حدیث جہلم میں پڑھائی گئی۔ حافظ عبدالحمید عامر رئیس جامعہ علوم اثریہ جہلم نے فون پر انجینئر محمد عارف سے اظہار تعزیت کیا اور مرحومہ کی بلندی درجات کیلئے دعا کی۔

سالانہ تقریب تکمیل قرآن کریم

مرکز ابن حنبلؒ، چوک ابن حنبلؒ کچا ایمن آباد روڈ نزد پبلی والا پل گوجرانوالہ میں بتاریخ 26 رمضان المبارک 27 ویں شب بعد نماز تراویح تقریب تکمیل قرآن ہوگی۔ حضرت مولانا قاری مصطفیٰ ظہیر صاحب نائب امیر سٹی گوجرانوالہ خصوصی خطاب فرمائیں گے۔

منجانب:۔ حجاج اللہ صمدانی مہتمم مرکز ہذا 0321-6465017

ضرورت رشتہ

ایک بچی کنواری عمر 25 سال تعلیم بی۔اے مسلک اہلحدیث کے لیے کنوارا، رنڈوا یا دوسری شادی والے خواہش مند حضرات رجوع کرسکتے ہیں۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں تھوڑی سی معذور ہے، مگر محتاج نہیں۔

رابطہ نمبر: 0321-7400200

رمضان المبارک اور عید الفطر کی مناسبت سے بہترین گفٹ اور عیدی

تحفۃ العروس کا مطالعہ خوشگوار ازدواجی زندگی کی ضمانت

- میاں بیوی کے حقوق وفرائض کا دل فریب گلدستہ
- ازدواجی زندگی میں درپیش مشکلات اور مسائل کا حل
- ٹوٹتے، بکھرتے اور ناراض خاندانوں کو جوڑنے کا خوبصورت اسلامی حل

ایمپورٹڈ کاغذ
عمدہ مظبوط جلد
512 صفحات

انتہائی رعایتی قیمت
280 روپے + ڈاک خرچ 75 روپے

10 یا زائد کتب منگوانے پر ڈاک خرچ بذمہ ماہنامہ صوت الحرمین

تالیف: محمود مہدی استنبولی
تحقیق وتخریج: میاں طاہر

ماہنامہ صوت الحرمین فیصل آباد
سٹار پلازہ ڈی گراؤنڈ سپلیز کالونی فیصل آباد
0314-3010777

فیصل
معجون قوت دماغ زعفرانی ®
دماغ، اعصاب، ذہن اور حافظہ کیلئے آزمودہ نسخہ

پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک
فری
ہوم ڈلیوری
0314-3085577

- ذہنی دباؤ، تھکاوٹ، بے خوابی، نسیان اور اعصابی کمزوری کا اکسیر علاج
- چہرے کی شادابی، حافظہ کی کمزوری، نظر کی بہتری کیلئے بہترین ٹانک
- نظام ہضم کی درستگی اور پیدائش خون کیلئے موثر علاج
- شوگر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے انمول تحفہ
- معدہ وجگر کی کمزوری اور گرمی کا بہترین علاج
- ہر عمر کی خواتین وحضرات کیلئے یکساں مفید

قیمت -/650 روپے
وزن 300 گرام

قیمت -/1200 روپے
وزن 600 گرام

اجزائی معجون

زعفران	دارچینی	شہد	مغز بادام
کشنیز	بلیلہ	جوہر آہن	برہمی بوٹی
مرچ سیاہ	ورق طلاء	بادیان	مغز اخروٹ
خشخاش	گاؤزبان	گل سرخ	طباشیر
اسطوخودوس	الائچی کلاں	الائچی خورد	زرشک
مغز تربوز	ورق نقرہ	گوند کتیرہ	جوہر مرجان
آملہ	مغز خیارین	مغز کدو	مویز منقی

Faisal Foods ®
Star Plaza
D-Ground, Faisalabad.
0314-3085577
فیصل FOODS

حافظ عبدالحمید عامر رئیس جامعہ علوم اثریہ جہلم کیلئے دعائے صحت

مورخہ 15 جون بروز اتوار حافظ عبدالحمید عامر رئیس جامعہ علوم اثریہ جہلم سے کراچی پہنچے، ائیر پورٹ پر ان کا استقبال مدیر جامعہ ابی بکر الاسلامیہ فضیلۃ الشیخ ضیاء الرحمٰن بن پروفیسر محمد ظفر اللہ نے کیا۔ مورخہ 18 جون بروز بدھ الابراہیم آئی ہسپتال کراچی میں ان کی دائیں آنکھ کا کامیاب آپریشن ہوا، اس دوران ان کا قیام جامعہ ابی بکر میں رہا۔ جامعہ کے تمام اساتذہ اور طلباء نے حافظ صاحب کی خدمت میں کوئی کمی نہ کی، بالخصوص علامہ نور محمد، ڈاکٹر حکیم افتخار احمد اور ڈاکٹر مقبول احمد مکی ان کی میزبانی میں پیش پیش رہے۔ الابراہیم آئی ہسپتال میں چیئرمین ڈاکٹر صالح میمن اور پورے سٹاف نے حافظ صاحب کی بڑی تکریم کی۔

حافظ صاحب اب الحمدللہ روبہ صحت ہیں۔ قارئین سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

انتقال پر ملال

2 جولائی بروز بدھ میری والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے دعاء مغفرت کی اپیل ہے۔

طالب دعا:۔ قاری عبدالرزاق نثار خطیب مرکزی مسجد اہلحدیث
چنیوٹ 0300-7658771

درخواست دعائے صحت

مولانا محمد یوسف صاحب ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ملتان خطیب جامع مسجد اہل حدیث جنازہ گاہ منظور آباد چند دن قبل دفتر سے واپس آتے ہوئے حادثے کا شکار ہو گئے جس سے کافی چوٹیں آئیں اور ہسپتال میں زیر علاج رہے اب گھر پر ہیں احباب جماعت ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔

دعا گو: قاری محمد اشرف فاروقی، ملتان

برمنگھم میں بزرگ شخصیت احمد عبداللطیف کا انتقال پُر ملال

برمنگھم میں جمعیت اہل حدیث کے بانی اراکین میں سے اور مسجد اہل حدیث وٹن (برمنگھم) کے مؤسس احمد عبداللطیف گزشتہ مہینے مختصر علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ گرین لین کی مرکزی جامع مسجد اہل حدیث میں ان کی نماز جنازہ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ مولانا عبدالہادی العمری نے پڑھائی۔ حافظ عبدالحمید عامر رئیس جامعہ علوم اثریہ جہلم نے ان کے بیٹوں سے تعزیت کی اور مرحوم کی بلندی درجات کیلئے دعا کی۔

اپیل برائے تعاون

جامعہ اسلامیہ سلفیہ اڈا جہان خان

اب الحمدللہ کسی تعارف کا محتاج نہیں عرصہ اڑھائی سال سے ضلع بھکر میں حفظ القرآن کی معیاری تعلیم کے فروغ میں گراں قدر خدمات سرانجام دے رہا ہے گذشتہ سال 10 مرلہ پلاٹ خرید کر جامعہ مسجد التوحید اہل حدیث کی تعمیر مکمل کر لی گئی ہے

اب طلباء کی رہائش کے لیے 3 کمروں (مکمل تعمیر شدہ) پر مشتمل مکان خرید لیا گیا ہے جس کی کل مالیت 750000 ہے 18 اپریل 2014ء کو 20,0000 بیعانہ ادا کر دیا گیا ہے۔ باقی رقم 5,50000 بذمہ ادارہ قرض ہے جس کی ادائیگی کیے لیے جماعتی اہل ثروت احباب سے نقد تعاون کی درخواست ہے

خصوصاً بیرون ملک جماعتی احباب پاکستان کے پسماندہ ترین ضلع بھکر میں توحید خالص کی دعوت کو عام کرنے کے لیے معاون و مددگار بنیں

نوٹ خود تشریف لائیں یا اپنا نمائندہ بھیج کر اطمینان سے تعاون فرمائیں

الداعی الی الخیر انتظامیہ جامعہ اسلامیہ سلفیہ و مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع بھکر

پرنسپل جامعہ ھذا	صدر سیکرٹری جامعہ ھذا	سرپرست اعلیٰ جامعہ ھذا
حافظ محمد عرفان اسعد	حبیب الرحمٰن	چوہدری محمد امجد سعید
0300-7272236 0346-7272236	0333-8051618	0333-6847813

منفرد ذائقہ.....بہترین معیار کی پہچان

نیو حاجی ہوٹل

فیصل آباد روڈ قلعہ شبدیو سنگھ مانانوالہ برلب سڑک ضلع شیخوپورہ

دیسی مرغا	دیسی بٹیرے
چھوٹا گوشت	چھوٹا مکس قیمہ
دال ماش سپیشل	روٹی پر ہیڈ
چائے	سلاد
پراٹھا	انڈا فرائی، انڈا آملیٹ

ایم مقصود: 0321-7622042
ایم حبیب: 0345-4754319
حاجی محبوب: 0323-6425785
ایم عمران: 0321-4136045
حکیم اکرام: 0301-4235681

نوٹ: رمضان المبارک میں افطاری سے سحری تک باقی مہینوں میں 24 گھنٹے سروس

نرخنامہ اشتہارات ہفت روزہ ''اہل حدیث''

ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور میں اشتہار لگوا کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

نرخنامہ اشتہارات فی اشاعت

☆ آخری ٹائٹل (فور کلر)-/6,000 روپے
☆ اندرون ٹائٹل (فور کلر)-/5,000 روپے
☆ فل صفحہ نیوز (سنگل کلر)-/3,000 روپے
☆ نصف صفحہ نیوز-/1500 روپے
☆ عام چھوٹے اشتہارات-/800 روپے

نوٹ: اپنے اشتہارات خوبصورت ڈیزائن کروا کر مندرجہ ذیل پتہ پر ای میل کریں اور فون پر مطلع کریں۔

weeklyahlehadith@yahoo.com

حافظ محمد یٰسین طہ مینیجر ہفت روزہ ''اہل حدیث'' 106 راوی روڈ لاہور 042-37720257, 0300-4478611

درخواست دعاء صحت

گزشتہ دنوں مولانا بارک اللہ صمصام امیر تحصیل چونیاں کا جواں سال بیٹا حبیب اللہ موٹر سائیکل سے گر کر زخمی ہوگیا جس سے اس کی پنڈلی کی ہڈی فریکچر ہوگئی۔ کئی روز پھول نگر ہڈی جوڑ ہسپتال میں زیر علاج دینے کے بعد اب گھر پر ہی صاحب فراش ہیں۔

قارئین ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے اللہ کے حضور خصوصی دعا فرمائیں تاکہ وہ چلنے پھرنے کے قابل ہوسکیں۔

دعا گو: حافظ نصیر احمد امیر سٹی کنگن پور

حافظہ قاریہ کی ضرورت

علوم اسلامیہ کی عظیم درسگاہ جامعہ تعلیم القرآن والحدیث للبنات میں پڑھانے کا سنہری موقع..... شعبہ فاضلات میں وفاق المدارس سلفیہ کا نصاب پڑھانے کے لئے اور شعبہ حفظ کے لئے حافظہ قاریہ کی فوری ضرورت ہے۔ باوقار و پرسکون دینی ماحول اور مثالی ہاسٹل، معقول وظیفہ (حق خدمت) سعادت کی خواہشمند بہنیں اور ذمہ داران جلد رابطہ فرمائیں۔

مہتمم جامعہ 54 سجاد کالونی نزد مسجد نمرہ عامر روڈ شاد باغ لاہور 0300-4525143, 323-8873766

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "**جوہر نایاب**" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0345-6213064

دنیا میں پہلی بار قدیم وجدید تشریح سمیت لفظی وبامحاورہ "قرآن وحدیث" کا ایک انوکھے انداز میں اُردو ترجمہ

إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ

یقیناً کچھ گمان گناہ ہوتے ہیں اور نہ تجسس کرو اور نہ غیبت کرے

(کسی کے پوشیدہ عیب پر پردہ ڈالنا زندہ درگور کی جانے والی لڑکی کو بچانے کے برابر ہے، عیب تلاش کرنا کسی کو پگاڑنا ہے)

بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۚ اَ يُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ

تمہارا بعض دوسرے کی

(یعنی ایک بھائی کی عدم موجودگی میں اس میں موجود عیب کو نہ بیان کرو)

کیا پسند کرتا ہے تم میں سے کوئی یہ کہ وہ کھائے گوشت اپنے بھائی

مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲

موت شدہ کا؟ تم تو اس سے گھن کھاؤ گے؟ اور ڈرتے رہو اللہ سے یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا بڑے رحم والا ہے

(گویا غیبت مردہ بھائی کا گوشت کھانا ہے کیونکہ مسلمان کی عزت، جان اور مال محترم مہینے ذوالحجہ، اسکی دس تاریخ (شہر کے کی طرح محترم ہیں)

عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ ؓ قَالَ: اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ

روایت ہے ابودرداءؓ سے اسنے کہا کہ نصیحت کی مجھے میرے دوست (محمدؐ) نے کہ نہ شرک کرنا اللہ کیساتھ

شَيْئًا وَاِنْ قُطِعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا

کچھ بھی اور اگرچہ تجھے کاٹ دیا جائے اور جلا دیا جائے اور نہ چھوڑنا نماز فرضی جان بوجھ کر

طباعت کا مرحلہ دینی مدارس میں شروع میں پڑھی جانے والی کتاب زبدۃ الاقاویل شرح نخبۃ الاحادیث سے شروع ہورہا ہے جو ایک ہی سطر میں لفظی وبامحاورہ اردو ترجمہ اور قدیم وجدید تشریح کے ساتھ ہے پھر اس کے بعد نیل المرام شرح بلوغ المرام، مرواح المراویح شرح مشکوۃ المصابیح، زبدۃ المرام شرح عمدۃ الاحکام، الجنتان شرح اللؤلو والمرجان، نعمۃ الباری شرح مختصر صحیح بخاری، نعمۃ المنعم شرح مختصر صحیح مسلم، مختصر صحاح ستہ بنیچر آف دی ہولی قرآن (Teacher of the Holy Quran) آرہے ہیں۔ ان شاء اللہ

اس ترجمہ میں درج ذیل مذہبی سکالرز کی رائے شامل ہے

شیخ التفسیر حافظ صلاح الدین یوسف (دارالسلام لاہور)

شیخ التفسیر حافظ ثناء اللہ خان لاہور

ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہرؒ (اسلام آباد)

مولانا عبدالمالک (منصورہ لاہور)

مترجم ومفسر
پروفیسر قاری جاوید انور صدیقی
0300 4779478

ناشر: ادارہ معلم القرآن والحدیث
ہجویری ہاؤسنگ اسکیم ہربنس پورہ لاہور

ملنے کے پتے: دارالاندلس 4۔ لیک روڈ چوبرجی لاہور 7230549 اردو بازار لاہور کا ہر اسلامی مکتبہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

اہل علم کیلئے عظیم خوشخبری

ربّانیہ اسلامک سنٹر گوجرانوالہ کا تعلیمی میدان میں الحمدللہ عظیم الشان کامیابی کے بعد اشاعتی میدان میں ایک انقلابی اقدام، والد صاحب حضرت مولانا فضل الرحمٰن ہزاروی کی کتابیں تبلیغی نقطہ نظر سے اصل لاگت پر ایک کتاب صرف -/150 روپے میں حاصل کریں۔ (1) خطبات فضل الرحمٰن صفحات 480 (2) خطبات ہزاروی جلد 1، صفحات 504

(3) خطبات ہزاروی جلد 2، صفحات 476 (4) استقامت فی الدین، صفحات 445 (5) فضائل سید المرسلینؐ، صفحات 445۔ احباب نعمانی کتب خانہ اردو بازار گوجرانوالہ سے رابطہ کریں۔ (زیادہ خریدنے والے مجھ سے رابطہ کریں)

نوٹ: میری دو کتابیں (i) تجوید و قرأت کی اہمیت، صفحات تقریباً 300، (ii) ربّانی تجویدی قاعدہ صفحات 40 تیار ہیں، کتابت ہو چکی ہے، احباب ان کی اشاعت کیلئے دعا فرمادیں۔ شکریہ

المعلن: (قاری) عنایت اللہ ربانی کاشمیری گوجرانوالہ 0300-6937340

گولڈن

عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں سے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

لیونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں

چوک نیا میں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

عمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

نام ہی کافی ہے

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا میں گوجرانوالہ

فون نمبر: 055-4212804,4226706-0300-6430029

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

محمد ذیشان ربانی 0343-6007696

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر ٹیکنیک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں سے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

لیونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیا میں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

دینی مدارس کے طلبہ کیلئے خوشخبری

ملک کی عظیم درس گاہ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن (فیصل آباد) میں ایک سالہ تخصص فی العقیدہ والدعوۃ کا آغاز کیا جارہا ہے جو طلباء کے روشن مستقبل کا ضامن ہوگا۔ ان شاء اللہ

خصوصیات: (1) ایک سال میں عقیدہ ودعوت کے موضوع پر قدیم وجدید کتب کا تعارف اور اہم مضامین کی تدریس شامل نصاب ہوگی، (2) امام ابن تیمیہ، امام ابن قیم، الشیخ محمد بن عبدالوہاب اور علامہ نواب صدیق الحسن رحمہم اللہ کی عقائد پر کتب خصوصاً شامل نصاب ہوں گی۔ (3) تدریس کے فرائض، عقائد کے ماہر اساتذہ کرام سرانجام دیں گے۔ (4) سعودی عرب کے جید علماء کرام آن لائن لیکچر دیں گے۔ (5) ہر طالب علم کو برائے تحقیق انٹرنیٹ کی سہولیات باہم میسر ہوں گی۔ (6) جامعہ تعلیم الاسلام کی عظیم الشان لائبریری تخصص کے طلباء کیلئے ہمہ وقت کھلی رہے گی۔ (7) ملک کے مشہور ومعروف جید علماء کرام کا براہ راست اور آن لائن محاضرات (لیکچرز) کا انتظام ہوگا۔ (8) تخصص کے طلبا کیلئے معیاری رہائش کا انتظام کیا جائے گا۔ (9) بحوث لکھنے کے لئے سٹیشنری کا مکمل انتظام جامعہ کی طرف سے ہوگا۔ (10) تدریس اردو اور عربی دونوں زبانوں میں ہوگی۔

مقاصد: ☆ فارغ التحصیل طلبا میں علمی وتحقیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا۔ ☆ کتاب وسنت کی روشنی اور فہم سلف کے مطابق عقائد کی تعلیم سے طلباء کو آراستہ کرنا۔ ☆ عربی اور اردو میں تقریر وتحریر پر عبور حاصل کرنا۔ ☆ طلباء میں دعوتی وتبلیغی صلاحیتوں کو نمایاں کرنا۔ ☆ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کو سعودی یونیورسٹیز میں داخلے کے مواقع مہیا کرنا۔ ☆ طلبا میں اس قدر علمی استعداد پیدا کرنا کہ وہ کسی بھی مقام پر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خدمت دین سرانجام دینے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہوں۔

شرائط: (1) کسی جامعہ سے فارغ التحصیل یا وفاق المدارس السلفیہ سے شہادۃ العالیہ کا حامل ہونا ضروری ہے۔ (2) کسی معروف شخصیت کا تزکیہ۔ (3) زبانی ٹیسٹ۔

نوٹ: 10 شوال تک درخواستیں جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں وصول کی جائیں گی۔ آخری سند کی فوٹو کاپی ہمراہ ارسال کریں۔ ٹیسٹ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں ہوگا۔ ٹیسٹ کی تاریخ بذریعہ فون مطلع کی جائے گی۔ تخصص کی تعلیم 16 شوال سے 15 شعبان تک ہوگی۔

الداعی الی الخیر: حافظ مقصود احمد صدر وارا کین انجمن جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن (فیصل آباد) فون: 041-3434221، موبائل مدیر التعلیم: 0301-7062822، 0321-2103198

احباب جماعت توجہ فرمائیں!

جامع مسجد عمر فاروق اہل حدیث چک نمبر 541 چکیاں والا تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کا مکمل فرش، مسجد کی چار دیواری اور رنگ روغن کے لئے کل اخراجات تخمینہ تین لاکھ روپے ہے۔ رمضان کے اس مبارک مہینہ میں مخیّر حضرات سے گزارش ہے کہ وہ خصوصی تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

رابطہ: **محمد بلال بھٹی** موبائل نمبر: 0300-7238884

اشاعتِ دین کا عظیم مرکز

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

تعاون کی خصوصی اپیل

ادارہ تبلیغِ اسلام جام پور ملک کا عظیم و منفرد ادارہ ہے جس کی طرف سے دینی لٹریچر چھپوا کر بڑے پیمانے پر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ اب تک مختلف مسائل پر 415 سلسلہ ہائے تبلیغ لاکھوں کی تعداد میں تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ دین حقہ کی اشاعت کا یہ سب کام آپ جیسے مخیّر احباب کے رضا کارانہ تعاون سے انجام دیا جا رہا ہے۔

جامعہ محمدیہ اہل حدیث

ادارہ ہذا کے تحت علاقہ کی معروف درسگاہ جامعہ محمدیہ اہل حدیث بھی قائم ہے۔ محنتی اور فرض شناس اساتذہ تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

شعبہ خدمت خلق

ادارہ ہذا کے تحت شعبہ خدمت خلق قائم ہے۔ جس کے تحت علاقہ کے غریب لوگوں کے گھروں کی تعمیر، موٹر پمپ، ہینڈ پمپ کی تنصیب، غریب مریضوں کے علاج میں اعانت اور غریب طلباء کی اعلیٰ تعلیم کے حصول میں مدد کی جاتی ہے۔

اپیل تعاون

مخیّر احباب سے پرزور اپیل ہے کہ ماہِ رمضان المبارک میں خصوصی طور پر زکوٰۃ و صدقات مد سے ترجیحی بنیادوں پر تعاون بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

بذریعہ بینک

حبیب بینک جام پور اکاؤنٹ نمبر 1107-00166008-03 بنام ادارہ تبلیغ اسلام اہل حدیث

مسلم کمرشل بینک جام پور اکاؤنٹ نمبر 1142-0201000493-9 بنام جمعیت اہل حدیث جام پور

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بذریعہ ڈاک

مولانا محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور

0333-8556473

یا حی یا قیوم — بسم اللہ الرحمن الرحیم — برحمتک نستغیث

عزیز بھٹی ٹاؤن پکا برج برکی ھڈیارہ جیسے علاقہ میں مسجد محمد رسول اللہ ﷺ و مرکز مدینہ اہل حدیث تعمیر کرنا اور اس میں معاون بننا بڑی خوش قسمتی اور سعادت کی بات ہے

برانچ کوڈ: 10215
اکاؤنٹ نمبر: 14335374
بینک: N.I.B

الحمد للہ: نمازیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر

مسجد محمد رسول اللہ ﷺ و مرکز مدینہ اہل حدیث

کو وسیع کرنے کیلئے جگہ خرید لی گئی ہے جسکی ٹوٹل رقم 12 لاکھ روپے ہے

نوٹ: 30 جولائی تک بقایا رقم کی آخری تاریخ ہے

عظیم خوشخبری جنت میں محل بنانے کا سنہری موقع حاصل کریں

اس مرکز میں 750 افراد نماز ادا کر سکتے۔
250 افراد کی جگہ کی قیمت ادا ہو چکی ہے۔
بقیہ 500 افراد کی جگہ کی قیمت ادا کرنی ہے
ایک نمازی کے نماز پڑھنے کی جگہ کی قیمت
16 سو روپے ہے لہذا جگہ کی قیمت ادا کرنے
کیلئے اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے آپ کے
تعاون کی ضرورت ہے۔ باری تعالیٰ کی مساجد
وہی لوگ تعمیر کرتے ہیں جو مالک الملک اور
آخرت پر ایمان رکھتے ہے۔ سورۃ التوبہ: آیت نمبر 18

فرمان باری تعالیٰ: بیشک جو لوگ کتاب الٰہی کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے خفیہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں وہ امیدوار ہیں

القرآن فاطر 30

ایسی تجارت کہ جو کبھی برباد نہ ہو

فرمان نبوی ﷺ
جو شخص دنیا میں چڑیا کے گھونسلے جتنی بھی مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں محل بنائے گا
ان شاء اللہ (الحدیث صحیح ابن حبان)

اللہ مالک الملک کی کیا شان ہے کہ مسجد کی جگہ خریدنے کے ذریعے = جنت میں محل حاصل کرنے سے غریبوں کو بھی محروم نہیں رکھا چڑیا کے گھونسلے کے برابر بھی جو رضائے الٰہی کیلئے حصہ ڈالے گا۔ فرمان خداوند کے مطابق اجر پائے گا ان شاء اللہ اس مسجد میں تقریباً 750 افراد نماز ادا کر سکیں گے اور ساتھ ساتھ بے شمار طلباء دینی تعلیم بھی بلا معاوضہ حاصل کرتے ہیں مسجد میں ایک نمازی کے نماز پڑھنے کی جگہ کی قیمت 1600 روپے ہے جو کہ مل جل کر خریدنے سے بفضلہ تعالیٰ بڑی آسانی سے

یہ منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچ سکتا ہے اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے براہ کرم خود موقع پر تشریف لائیں اپنے لئے اور اپنے والدین کیلئے اور اہل عیال کیلئے جنت میں گھر بنانے کا سنہری موقع حاصل کریں۔۔۔ جزاکم اللہ

مسجد محمد رسول اللہ ﷺ و مرکز مدینہ اہلحدیث پکا برج میں یہ تمام علماء خطاب فرما چکے ہیں

مولانا منظور احمد	مولانا زبیر احمد	مولانا ضیاء اللہ شاہ	مولانا محمد جمیل MA	مولانا محمد یوسف	مولانا ثناء اللہ عابد	قاری عبدالحفیظ
مولانا خالد مجاہد	مولانا اکبر اسد	مولانا صادق عتیق	مولانا عبدالعلیم	مولانا عشق الرحمان	مولانا محمد یسین مدنی	مولانا محمد صدیق
مولانا عابد سلطان	مولانا علی عثمانی	مولانا نصیر احمد عثمانی	مولانا عبدالرؤف	مولانا سعید اللہ خالد	مولانا احکام الرحمان	مولانا نصر اللہ خان
مولانا معاذ	مولانا محمد مدنی	مولانا عبدالرحیم	مولانا عبدالرحمان	مولانا اسماعیل	مولانا انتیاز احمد	مولانا اسحاق
مولانا عبدالسلام ظہیر	مولانا عبدالحمید	مولانا عبدالرحمان	مولانا مرتضیٰ	مولانا خالد مدنی	مولانا محمد عمر	مولانا محمد طلحہ

صاحبزادگان: حافظ محمد اسلم ظہیر، حاجی عبدالرشید، حاجی محمد شریف

وانتظامیہ مسجد محمد رسول اللہ ﷺ و مرکز مدینہ اہل حدیث پکا برج
نزد پنگالی اڈا برکی ھڈیارہ روڈ لاہور

0301-4990566
0321-4335698
0333-4622575

برانچ کوڈ 10215 اکاؤنٹ نمبر 14335374 بینک N.I.B

ڈیزائننگ سے پرنٹنگ تک ایک نام عاصم پرنٹنگ پریس نزد مسجد حافظ محمد عبداللہ مچھونوڑہ والی جی چوک مچھونوڑہ محمد زبیر عابد asimgraphic@gmail.com 0321/0332/0302-4596975/0345-4519179

یتیم کی کفالت کرنے والا روز قیامت نبی کریم ﷺ کا پڑوسی ہوگا

یتیم سے پیار

تالیف
قاری محمد اسماعیل عتیق حفظہ اللہ

تہذیب وتخریج
الشیخ محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ

اس کتاب میں

یتیم کسے کہتے ہیں؟ یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں یتیم کی عظمت، یتیم سے پیار کرنے کا اجر وثواب اور یتیم سے ظلم اور اس کا مال ناحق کھانے کی سزا کو بیان کیا گیا ہے، اس کتاب کا مطالعہ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

ملنے کا پتہ

اسلامک بک کچہری
فیصل آباد
0321-6607308
041-2647308

الحافظ اسلامک سنٹر
شاھین مارکیٹ وھاڑی
0302-4962353

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر
جالندھر کالونی حاصل پور ضلع بہاولپور
0301-6131916 - 0313-2501221

ہم

جناب نوجوان سکالر

ڈاکٹر پروفیسر رانا تنویر قاسم صاحب

کو ڈاکٹریٹ (پی۔ایچ۔ڈی)

کی ڈگری حاصل کرنے پر

پیش کرتے ہیں۔

مبارکباد

اور دعا گو ہیں کہ وہ دین اور دنیا میں

ہر کامیابی حاصل کریں۔

منجانب

رانا محمد شفیق خاں پسروری

ایڈیشنل سیکرٹری جنرل مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

حافظ بابر فاروق رحیمی

خطیب و ناظم مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ، لاہور

Weekly AHL- E - HADITH
CPL No 116
106, Ravi Road Lahore (54000)
Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE :www.ahlehadith.org
Head Office: 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e- Hadith 042-37720257
Paigham Tv:042-37722876

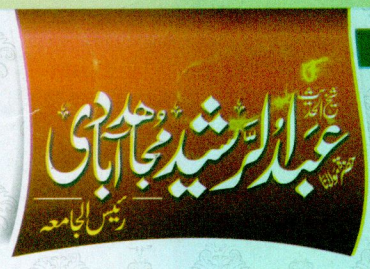

جامعہ الدراسات الاسلامیہ

داخلہ نئے تعلیمی سال کا داخلہ 10 شوال سے آخر شوال تک جاری رہے گا۔

خصوصیات

- قابل، محنتی، تجربہ کار اساتذہ کی خدمات
- تعلیم کے ساتھ تربیت پر خصوصی توجہ
- اشراق وتہجد کی نماز کا باقاعدہ اہتمام
- ہر طالب علم کو ماہانہ وظیفہ
- وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق
- کمپیوٹر کورسز کے لیے لیب کا انتظام
- دینی وعصری علوم کی کتب کی مفت فراہمی
- قیام وطعام علاج ومعالجہ بذمہ جامعہ
- عالیشان عمارت اور تعلیمی ماحول
- ہر بچے کی عبارت پر خصوصی توجہ
- حفظ حدیث کا اہتمام
- دینی ودنیاوی کتب کے مطالعہ کے لیے لائبریری
- فن تقریر میں مہارت کے لیے مشق
- برلب نہر خوبصورت محل وقوع

شعبہ جات

- درس نظامی
- تحفیظ القرآن
- علوم عصریہ
- کمپیوٹر کورسز
- فتاویٰ جات
- بیت المال
- رمضان میں دورہ جات

حافظ عبدالرؤف
ناظم جامعہ کینال بنک عزیز پلی ہربنس پورہ لاہور
0300-4639354 0300-9491221